



# ڈاکٹر علامہ محمد اقبال

شاعر مشرق کے افکار و خیالات ملت مسلمہ کی آواز تھے

امیر محمد پرویز سینیئر ساجد مدظلہ

## توحید باری تعالیٰ

تعریف اور اقسام پر مدلل گفتگو!

## قسم! غیر اللہ کی قسم کھانا حرام کیوں؟!

## دعا

عبادات کا خلاصہ  
اور مومن کا ہتھیارا

حضرت مہدی کی آمد.....؟!

مہندی لگے سر پر مسح کرنا.....؟!

نکاح کے موقع پر دیا گیا زیور.....؟!





## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد رضا رحمہ اللہ

## دولت کے حصول کے ناجائز طریقے

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِيَأْكُلُوا مِنْ أَمْوَالِ الْتَّائِسِ بِالْإِثْمِ وَ أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (البقرة)  
 ”اور اپنے مال آپس میں ناجائز طریقوں سے مت کھاؤ اور نہ ہی رشوت کے ذریعے  
 حاکموں کے ساتھ مل کر زیادتی کرو حالانکہ تم جانتے ہو۔“

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام میں زندگی کے ہر معاملہ میں انسانیت کی رہنمائی کے لیے اصول رکھے ہیں۔ کاروباری لین دین، تجارت و معیشت اور اس کے ذریعے مالی منفعت کے حصول کے جائز و ناجائز طریقوں کو واضح کر دیا ہے تاکہ لوگ ظلم و ستم سے باز رہیں اور صرف حلال ذرائع سے اپنے لیے منفعت و فائدہ حاصل کریں۔ درج بالا آیت میں ظلم کی ایک قسم یعنی باطل و ناجائز طریقہ سے اپنے بھائی کے مال پر حق جتنا اور اس کا مال ہتھیانے سے روکا گیا ہے۔ اس میں غصب کر کے، چوری کر کے، امانت میں خیانت کر کے، ادھار لی ہوئی چیز کا انکار کر کے مال کھانا، سب شامل ہے۔ نیز اس میں وہ معاوضہ بھی شامل ہے جو حرام ہے جیسے سودی لین دین، رشوت کے ذریعے اموال کا حصول، جوئے کے ذریعے لیا ہوا مال کیونکہ ایسا مال کسی جائز معاوضہ کے طور پر حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ تجارت اور آپس کی رضامندی سے کی گئی خرید و فروخت کو اللہ نے جائز اور حلال قرار دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ﴾ (النساء: 29)

”اے ایمان والو! اپنے اموال آپس میں ناحق طریقہ سے مت کھاؤ مگر جو تجارت آپس کی رضامندی سے ہو وہ درست ہے۔“

مذکورہ آیت میں بھی مومن بندوں کو ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ چونکہ باطل ذرائع اور طریقوں سے مال حاصل کرنے سے منع کیا گیا ہے اس لیے تجارت اور ایسے پیشے کے ذریعے سے کہ جس میں کوئی شرعی ممانعت نہ ہو، اور جو باہم رضامندی اور جائز شرائط پر مشتمل ہو مال کمانا مباح اور جائز قرار دیا گیا ہے۔ موجودہ دور میں بینکوں کا اپنے گاہکوں سے مشکل اور استحصالی شرائط پر قرضوں کا لین دین کرنا اور اشیاء ضروریہ کا غلط شرائط پر فراہم کرنا اور اس پر اصل قیمت سے زیادہ وصولی کے ذریعے دوسروں کے مال ہتھیانا بھی باطل طریقہ سے مال کھانا ہے اور اس کی سزا قرآن نے جہنم کی آگ قرار دی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلُونَ سَعِيرًا ۝﴾ (النساء)

”بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں وہ عقیقہ آگ میں جھونکے جائیں گے۔“

ان آیات میں دوسروں کے اموال کو اپنا مال قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اہل ایمان باہم محبت و شفقت و عاطفت سے پیش آنے میں اور اپنے مشترک مصالح میں جد و جد کی مانند ہیں اپنے بھائی کے نقصان کو اپنا نقصان اور اس کی تکلیف کو اپنا درد سمجھتے ہیں۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی رحمہ اللہ

## قدرت الہی

[عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبْحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ." ] (مسلم)

”سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم میں پانچ باتیں بیان کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بیٹھک اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور نہ ہی نیند اس کی شان کے لائق ہے۔ وہی انصاف کے ترازو کو نیچے اور اوپر کرتا ہے۔ اسی کی طرف رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے پہلے بلند کیے جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور کا ہے اگر وہ پردے کو ہٹا دے تو اس کے چہرے کی چمک مخلوق کی ہر چیز کو جہاں تک اس کی نظر پہنچتی ہے جلادے۔“  
 تلاوت کردہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی قدرت اور عظمت کا ذکر فرمایا ہے۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور پانچ باتیں بیان فرمائیں۔ آپ ﷺ بالعموم کھڑے ہو کر ہی گفتگو فرماتے تھے تاکہ زیادہ لوگوں تک بات بھی پہنچ جائے اور آپ ﷺ ان کو متوجہ بھی کرتے رہیں۔

پہلی بات آپ ﷺ نے یہ فرمائی کہ ”اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور نہ ہی نیند اس کی ذات کا خاصہ ہے۔“ نیند سونے والے کو بے خبر کر دیتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بے خبر نہیں بلکہ ہر بات اور چیز کی خبر رکھتا ہے کوئی بات اس سے اوجھل نہیں ہے۔ پوری کائنات پر اس کی نظر ہے وہ نہ ہٹتا ہے اور نہ ہی اکتاتا ہے۔ لہذا رب تعالیٰ کو ہمیشہ اپنے سامنے پائیں اور اس کی نافرمانی سے گریز کریں۔  
 دوسری بات یہ فرمائی کہ ”اعمال کا وزن کرنے والا ترازو بھی اسی کے پاس ہے۔“ کوئی اپنی مرضی سے ترازو کو اوپر نیچے نہیں کر سکتا وہی کارساز ہے لہذا ان اعمال کی طرف رغبت کرنی چاہیے جو سنت نبوی ﷺ کے مطابق ہیں اس لیے کہ انہی اعمال کا وزن زیادہ ہوگا اور جو اعمال اپنی مرضی کے مطابق کیے گئے ان کا وزن ہلکا ہوگا کوئی شخص نامہ اعمال میں کمی بیشی نہیں کر سکا۔

تیسری بات یہ فرمائی کہ ”ہر انسان کے دن اور رات کے اعمال روزانہ اللہ کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔“ ان میں کوئی تاخیر نہیں ہوتی، رات ہونے سے پہلے دن کے اعمال آسمان کی طرف لے جاتے ہیں اور دن طلوع ہونے سے پہلے رات کے اعمال اٹھالے جاتے ہیں۔ جن کا مکمل حساب اللہ کے سامنے پیش ہوتا ہے۔

چوتھی چیز یہ فرمائی کہ ”اللہ تعالیٰ نور کے پردوں میں چھپا ہوا ہے دنیا کی کوئی آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی جبکہ وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ اور پانچویں بات یہ فرمائی کہ اگر اللہ تعالیٰ نور کے پردے ہٹا دے تو دنیا کی ہر چیز جل کر راکھ ہو جائے۔ اتنی قدرتوں والے رب کی نافرمانی کرنے سے حتی المقدور بچنا چاہیے۔

## پاک عرب گہرے تعلقات!

بیت اللہ الحرام امت مسلمہ کا دینی و روحانی مرکز ہے۔ جہاں پورا نسلِ اقصائے عالم سے اہل ایمان کھینچے چلے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو پر امن شہر قرار دیا ہے جہاں اس کے بسنے والوں کو ہر قسم کے خوف اور ڈر سے محفوظ رکھا ہے اور انہیں امن کی نعمت کے ساتھ ساتھ رزق کی فراوانی سے بھی نواز رکھا ہے۔ حرم پاک کے تقدس اور اہمیت کو دل و جان سے تسلیم کرنے والی امت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔ امت مسلمہ اسی لیے بہترین امت ہے کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے۔ اگر ہم اس تعلیم اور حکم پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہمارے معاشرے جرائم سے پاک ہو سکتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں جو خون ریزی ہو رہی ہے جنگ اور بے سکونی کا ماحول برپا ہے۔ اگر ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضہ کو اپنا نصب العین بنالیں تو یقیناً ہماری زندگیوں اور معاشروں میں انقلابی اور صحتمند تبدیلیاں رونما ہو سکتی ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ سعودی عرب کو ایک عرصہ سے آل سعود کی قیادت میسر ہے۔ سعودی حکومت کی روزِ اوّل سے یہ کوشش رہی ہے کہ اس اسلامی، رفاہی اور فلاحی مملکت کی بنیادیں مستحکم کریں اور ترقی و عروج سے ہمکنار کریں۔ ایک دنیا اس حقیقت کی معترف ہے کہ مملکت کے اس محل کو جس کی بنیاد شاہ عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ نے رکھی تھی خادم الحرمين الشريفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے اسے نئی رفعتوں سے ہمکنار کر دیا تھا۔ اب خادم الحرمين الشريفین سلمان بن عبدالعزیز آل سعود انہی خطوط پر گامزن ہیں اور عالم اسلام کے قائدین مسلمانوں کو رشتہ وحدت میں منسلک کرنے، اسلامی اتحاد کے فروغ و استحکام کے لیے اپنی مساعی جلیلہ بروئے کار لا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے حرمین شریفین کی توسیع و تزئین کے لیے خزانوں کے منہ کھول رکھے ہیں اور حجاج کرام کو ہر سہولت دینے کے لیے مملکت کے کئی شعبے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اب تو حجاج کرام اور زائرین کے لیے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک ریلوے لائن بچھانے کا منصوبہ زیر عمل ہے۔ سعودی عرب کی ہمہ جہت خدمات تو ان سطور میں سمیٹیں نہیں جاسکتیں اس کے لیے کئی دفتر درکار ہیں۔

اس امر سے کبھی آگاہ ہیں کہ پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ دیرینہ دینی اور اخوت و محبت کے رشتے قائم ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ تعلقات مزید مضبوط ہوتے جا رہے ہیں۔ سعودی قائدین تو پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں۔ اسی سال کے اوائل میں جب یمن کے کوئی قبائل نے سعودی عرب کے استحکام اور سالمیت کے لیے مسائل پیدا کر دیے۔ ابتداء میں تو حکومت پاکستان سعودی عرب اپنی فوج بھیجنے میں یکسو نہ تھی۔ لیکن عوام کے دباؤ اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائدین امیر محترم پروفیسر سینیئر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ حافظ ڈاکٹر عبدالکریم ایم این اے کی قیادت میں تحریک نے پورے ملک میں جلسوں، ریلیوں اور اجتماعات کے ذریعے سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا اور حرمین شریفین کی حفاظت کے لیے عزم بالجزم کیا اور کہا کہ اس کے تقدس اور حفاظت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ لاہور میں فقید المثل ریلی اور لاہور کے بڑے ہوٹل میں امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی زیر صدارت علماء کونشن منعقد ہوا جس کے مہمان خصوصی امام کعبہ فضیلۃ الشیخ خالد الغامدی حفظہ اللہ تعالیٰ تھے جبکہ ملک کی دینی و سیاسی جماعتوں کے قائدین موجود تھے۔ سعودی عرب کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا اور سعودی عرب میں اس اقدام کو بے حد سراہا گیا۔ انہی دنوں وزیر اعظم میاں نواز شریف اور جنرل راجیل شریف بھی سعودی عرب پہنچے، شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور ان کے وزراء سے ملاقاتیں اور ضروری مسائل پر مشاورت کی۔

اب نومبر کے پہلے ہفتے میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل راجیل شریف نے سعودی عرب کا دو روزہ دورہ کیا۔ جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ سعودی عرب پہنچ کر انہوں نے سابقہ اعلان کی طرح اس بات کا اعادہ کیا کہ سعودی عرب کی سالمیت کو اگر کوئی خطرہ لاحق ہوا تو پاکستان بھرپور ساتھ دے گا۔ پاکستانی قوم بھی سعودی عرب کی سالمیت اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ان کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہے۔

شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے واضح کیا کہ پاکستان کی سالمیت کو کسی بھی نوعیت کا خطرہ سعودی عرب کے لیے

مدیر اعلیٰ  
بشیر انصاری  
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس  
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 وفاداری..... اہمیت و فضیلت (طہ حرم)
- 10 دعاء اور عقیدہ توحید
- 14 سیدنا خباب بن ارتؓ
- 16 ہندو جنوں کا مکروہ چہرہ..... (نظم)
- 17 توحید کی اقسام
- 20 قسم..... احکام و مسائل
- 23 اخبار المجلد

ادارہ سے جماعت خط کتابت اپنے پتے کے نام  
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی گئی جائے

ہفت روزہ ”اہل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفہ بقیچوک)

106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

- سالانہ ..... 500/- روپے  
ششماہی ..... 300/- روپے  
بذریعہ دی ..... 550/- روپے  
بہرہ دہن مالک سے ..... 5500/- روپے  
نی پرچہ ..... 15/- روپے

سینیئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”المشر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔



تا قابل قبول ہوگا۔ پاکستان کو خطرہ لاحق ہوا تو دفاع کے لیے کردار ادا کریں گے۔ آرمی چیف جنرل راجیل شریف نے حرمین شریفین اور سعودی عرب کی علاقائی سلیت کے دفاع اور تحفظ کے لیے پاکستانی عزم کا اعادہ کیا۔ نیز انہوں نے سعودی قیادت سے ملاقاتوں کے دوران باہمی دلچسپی کے امور و دوطرفہ دفاعی اور سیوری قیادتوں پر تبادلہ خیال کیا۔ پاکستان اور سعودی رہنماؤں نے اتفاق کیا کہ دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعلقات کی مشترکہ عظیم تاریخ ہے۔ دونوں ممالک کے عوام میں بھائی چارے کا گہرا جذبہ پایا جاتا ہے جو پائیدار شراکت داری میں تبدیل ہو رہا ہے۔ سعودی فرمانروا اور ولی عہد نے یقین دلایا کہ سعودی عرب پاکستان میں امن و استحکام کی حمایت کرے گا۔ شاہ سلمان ولی عہد اور وزیر دفاع نے کہا کہ وہ پاکستان اور پاک فوج کا نہایت احترام کرتے ہیں۔ انہوں نے آپریشن ضرب عضب کے دوران پاک فوج کی کامیابیوں کو بھی سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔ جنرل راجیل شریف نے انسداد دہشت گردی کے شعبے میں بڑھتے ہوئے تعاون، انٹیلی جنس شیئرنگ اور دہشت گردوں اور انتہا پسندوں کے لیے زمین تنگ کرنے کو سراہا۔ سعودی قیادت کا کہنا تھا کہ سعودی عرب پاکستان اور پاک فوج کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ آرمی چیف نے سعودی قیادت کو زیر اعظم کا پیغام پہنچایا۔ جنرل راجیل شریف نے مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا۔ ان اعلانات سے معلوم ہوا کہ جنرل راجیل شریف کا دورہ بے حد کامیاب رہا اور کئی شعبوں میں باہمی تعاون کا فیصلہ ہوا۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پاکستان اور سعودی قیادت میں طے ہوا کہ اگر سعودی عرب کی سلیت کو خطرہ لاحق ہوا تو پاکستان کو اور اگر پاکستان کسی نوعیت کا کوئی خطرہ درپیش ہوا تو سعودی عرب دفاع کے لیے اپنا کردار ادا کرے گا۔ ایسے حالات میں ہماری پارلیمنٹ سیاسی جماعتوں اور حکومت کو سعودی عرب کو اس بات کی یقین دہانی کروانی چاہیے کہ ہر پاکستانی حرمین شریفین کی حفاظت اور سعودی عرب کی سلیت کے تحفظ کو اپنا دینی فریضہ سمجھتا ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے نیل کے ساحل سے لے کر تا بنجاک کا شہر

## پاکستان فرمودات علامہ اقبال کے افکار کا حامل نہیں بن سکا۔ ان کے افکار و خیالات امت مسلمہ کی آواز تھے

اگر علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر چاہتے ہیں تو ہمیں محنت، خدمت، امانت و دیانت کے اصولوں کو اپنانا ہوگا۔ پروفیسر ساجد میر

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ پاکستان فرمودات علامہ اقبال کے افکار کا حامل نہیں بن سکا۔ اگر علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر چاہتے ہیں تو ہمیں محنت، خدمت، امانت اور دیانت کے اصولوں کو اپنانا ہوگا۔ علامہ اقبال کے افکار و خیالات امت مسلمہ کی آواز تھے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے اہل حدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ آپ نے برصغیر کے مسلمانوں میں جذبہ حریت بیدار کرنے کی کوشش کی۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مصور پاکستان نے ارض وطن کا جو خواب دیکھا تھا اسے ہم شرمندہ تعبیر نہیں کر سکے۔ علامہ اقبال نے پاکستان کو اسلام کا مرکز اور قلعہ بنانے کا جو فلسفہ دیا اس پر بھی عمل نہیں کیا گیا، ان کے فلسفہ خودی کے ساتھ جو سلوک ہوا وہ کسی لحاظ سے قابل فخر نہیں۔ آج اگر اقبال اپنے وجود کے ساتھ ہمارے پاس ہوتے تو پاکستان کی حالت زار دیکھ کر خون کے آنسو روتے کیونکہ پاکستان آج بھی حقیقی معنوں میں آزاد نہیں۔ اس کی سلیت اور خود مختاری آج بھی داؤ پر لگی ہوئی ہے، اس کے عوام آج بھی تہ تیغ کئے جا رہے ہیں، اس کی سرحدیں آج بھی غیر محفوظ ہیں اور اس پر آج بھی مغربی اور یورپی ثقافت کی یلغار جاری ہے۔ پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ سب سے پہلے حکمران اور پھر عوام اپنے آپ کو علامہ اقبال کے افکار و نظریات کے سانچے میں ڈھالیں تاکہ پاکستان انفرادی لحاظ سے ترقی کرے اور عالم اسلام کا مرکز و محور قرار پائے۔ علامہ اقبال نے مسلم عوام کو استبداد کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کا درس دیا اور انہیں اسلام جیسے عظیم اور آفاقی مذہب کی تعلیمات اپنے اوپر نافذ کرنے اور اپنی بہترین اور اعلیٰ ثقافت کو اختیار کرنے کا پیغام دیا۔

## اندوہناک سانحہ سندھ..... لاہور

لاہور بڑا شہر ہے اور مزید پھیلتا جا رہا ہے۔ اتنے ہی اس کے مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ شہر میں پلازے اور کئی منزلہ عمارتیں غیر قانونی طور پر تعمیر ہو جاتی ہیں۔ متعلقہ محکمے قواعد و ضوابط کے مطابق بوجہ نوٹس لینا گوارا نہیں کرتے۔ چنانچہ یہاں آتشزدگی اور ناقص میٹریل سے تیار ہونے والی غارات اور کارخانے مسمار ہونے سے کئی سانحات رونما ہو چکے ہیں جن سے درجنوں جانوں کا ضیاع ہوا اور بھاری مالی نقصان اس پر مستزاد۔ ۴ نومبر کو لاہور کے صنعتی علاقہ سندھ انڈسٹریل سٹیٹ میں فیکٹری کی چوتھی منزل تعمیر کے دوران زمین بوس ہو گئی۔ فیکٹری میں سینکڑوں لوگ کام کر رہے تھے۔ مزدوروں کے اہل و عیال بھی یہاں رہائش پذیر تھے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق اب تک ۵۱ افراد جاں بحق، سو سے زائد افراد نکال لیے گئے ہیں جو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان میں ۸۰ افراد کی حالت تشویشناک ہے۔ اب ملبہ کلی طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ ملبہ ہٹانے میں ریسکیو ایڈھی اور دوسرے ادارے مکمل طور پر ملبہ ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکے تو فوج نے اپنا کردار ادا کیا۔ مالک فیکٹری بھی زندگی کی بازی ہار چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ شباز شریف جائے وقوعہ پر پہنچے اور سانحہ میں انسانی جانوں کی ہلاکتوں پر افسوس کا اظہار اور تحقیقات کا حکم دیا۔ نیز متاثرہ خاندانوں کو پانچ پانچ لاکھ روپے امداد دینے کا اعلان کیا۔ پہلے بھی ایسے سانحات کی تحقیقات ہوتی رہی ہیں اور رپورٹیں بھی متعلقہ حکام تک پہنچتی رہیں مگر یہ معاملات فائلوں کی نذر ہو جاتے رہے۔ ضرورت یہ ہے کہ کمیٹیاں بنانے کی بجائے اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کا جائزہ لیا جائے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمیں رجوع الی اللہ کرتے ہوئے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہیے اور اللہ کی چوکھٹ پر جھک جانا چاہیے۔ اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہم پر سایہ فگن ہوں گی۔ آخر میں ہم بات حق، ہونے والوں کی مغفرت، لواحقین کے لیے صبر جمیل اور دُخیوں کی صحت یابی کے لیے دعا گو ہیں۔

# احکام و مسائل

جناب  
مولانا  
ماہر  
ابو محمد عبدالستار الحمدانی  
مرکز الدراسات الاسلامیہ  
سلمان کالنی میاں چمن ٹانوال پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: hammad3316@yahoo.com

## حضرت مہدی کی آمد

### سوال

میرے ایک دوست نے ظہور مہدی کا اس لیے انکار کیا ہے کہ وہ اسے بنیاد بنا کر بہت سے جھوٹے دعویدار دنیا کو دھوکہ دیتے ہیں اور یہاں فساد کا باعث بنتے ہیں۔ کیا ہماری شریعت میں حضرت مہدی کی کوئی حقیقت ہے یا کوئی فرضی پروپیگنڈا ہے؟ وضاحت کریں۔

### جواب

ہمارے ہاں کچھ لوگ ظہور مہدی کے متعلق افراط و تفریط کا شکار ہیں۔ کچھ حضرات نے ان کی شخصیت اور آمد کا ہی انکار کر دیا ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے۔ جبکہ کئی طبع آزمایہ قسم کے لوگوں نے اپنی بابت مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے جن میں ایک بد نصیب مرزا غلام قادیانی بھی تھا۔ شریعت اسلامیہ میں حضرت مہدی کا ظہور ایک اہل حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ان کے متعلق اتنی احادیث کتب حدیث میں مروی ہیں جو حد تو اترو کو پہنچی ہوئی ہیں۔ چنانچہ ہمارے استاد محترم شیخ عبدالحسن عباد نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ لکھا ہے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مہدی کی آمد سے متعلقہ احادیث متواتر ہیں اور وہ تقریباً چھبیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔ نیز ان میں محدثین کرام نے ان احادیث کا تذکرہ اپنی کتب میں کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کی آمد کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے لہذا اس پر ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا ہماری عقیدہ میں شامل ہے۔ مہدی کے متعلق مروی احادیث چار قسم کی ہیں:

جھوٹی احادیث ❁ ضعیف احادیث ❁ حسن احادیث ❁ صحیح احادیث

لیکن جن صحیح احادیث میں مہدی کا ذکر ہے اس سے مراد وہ فرضی مہدی نہیں جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اب بھی موجود ہے۔ بس وہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہے اور وہ عراق میں ایک غار کے اندر چھپا ہوا ہے حد یہ ہے کہ لوگ گھوڑے لے کر اس غار کے سامنے جا کر کہتے ہیں: ”اے ہمارے سرپرست! اب باہر نکل آؤ“ اے ہمارے سردار! اب ظہور فرماؤ۔“

یہ عقیدہ رکھنا کہ مہدی اب موجود ہیں بالکل بے اصل اور خرافات سے ہے اور حقیقت کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ وہ مہدی جن کا ذکر احادیث میں ہے وہ دوسرے انسانوں کی طرح انسان ہوں گے جو اپنے وقت پر پیدا ہوں گے اور اپنے وقت پر ان کی آمد ہوگی۔ جیسا کہ درج ذیل احادیث سے ثابت ہوتا ہے:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہی میں سے ہوگا۔“ (بخاری، احادیث الانبیاء: ۳۳۳۹)

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جب اتریں گے تو مسلمانوں کے امیران سے کہیں گے: آئیں نماز پڑھائیں تو وہ کہیں گے کہ نہیں تمہارا امیر بھی تمہی میں سے ہوگا۔“ (مسلم، الایمان: ۳۹۶)

بخاری و مسلم کی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت مسلمانوں کا ایک امیر ہوگا۔ غالب گمان یہی ہے کہ وہ امیر حضرت مہدی ہوں گے کیونکہ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے مسلمانوں کے ایک امیر کے تحت جمع ہونے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی اس کی تائید درج ذیل احادیث سے ہوتی ہے:

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی میرے خاندان اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔“ (ابوداؤد المہدی: ۳۲۸۳)

امام ابن کثیرؒ نے مہدی کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے: ”محمد بن عبد اللہ العلوی الفاطمی الحسن۔“ (النبایہ: ج ۱ ص ۲۹)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی ہم میں سے یعنی اہل بیت میں سے ہوگا اللہ تعالیٰ اسے ایک رات میں درست فرما دے گا۔“ (ابن ماجہ، المغن: ۴۰۸۵)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مہدی میں اچانک قائدانہ صلاحیتیں بیدار ہو جائیں گی اور وہ حکمرانی کے لائق ہو جائے گا۔ اس حدیث سے سینکڑوں سال امام مہدی کے زندہ رہنے کی نفی بھی ہوتی ہے۔

❁ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر دنیا کا صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اتنا طویل کر دے گا کہ میرے خاندان یا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو خلیفہ بنائے گا“ اس کا نام میرے نام پر ہوگا اور اس کے باپ کا نام بھی میرے باپ کے نام پر ہوگا۔“ (ابوداؤد المہدی: ۳۲۸۲)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی میری نسل سے ہوگا اس کی پیشانی فراخ اور ناک بلند ہوگی وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوگی اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔“ (متدرک الحاکم: ج ۲ ص ۵۵۷)

اس سلسلہ میں ایک حدیث بیان کی جاتی ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ہی مہدی ہیں۔ (ابن ماجہ، المغن: ۴۰۳۹)

اس حدیث سے کچھ لوگوں نے یہ موقف کشید کیا ہے کہ حضرت مہدی سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں لیکن یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن خالد الجندی

ضعیف ہے۔ (میزان الاعتدال: ج ۳ ص ۳۵)

ان احادیث میں ہمارے لیے یہ پیغام ہے کہ جس طرح دجال کی آمد کے لیے سنج تیار کیا جا رہا ہے ہمیں چاہیے کہ امام مہدی کی آمد کے لیے کماز گرم کریں اور پلیٹ فارم مہیا کریں۔ کیونکہ اس وقت اس امت کو غلبہ نصیب ہوگا باذن اللہ تعالیٰ۔

### نکاح کے موقع پر دیا گیا زیور

**سوال** حق مہر کی کم از کم مقدار کیا ہے؟ نیز ہمارے معاشرہ میں شادی کے موقع پر سسرال کی طرف سے لڑکی کو زیور دیا جاتا ہے اس کی کیا حیثیت ہے؟ کیا اسے مہر میں شامل کیا جاسکتا ہے؟ کیا اسے واپسی کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے؟ قرآن و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

**جواب** مہر اس مال کو کہتے ہیں جو نکاح کے وقت یا اس کے بعد عورت کو ازدواجی تعلقات کے عوض کے طور پر دیا جاتا ہے قرآن و سنت کے مطابق اس کی ادائیگی ضروری ہے اگر موقع پر ادا کر دیا جائے تو اسے مہر مہجّل اور اگر بعد میں کسی وقت ادا کرنا پڑے تو اسے مہر مؤجل کہتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم عورتوں کو ان کے حق مہر خوشی خوشی ادا کرو۔“ (النساء: ۴) ہاں اگر بیوی اپنی خوشی سے معاف کر دے تو اس کی ادائیگی ضروری نہیں قرآن کریم میں اس کی صراحت ہے۔ مہر کے کم از کم یا زیادہ سے زیادہ کی مقدار مقرر نہیں خاوند اپنی استطاعت کے مطابق ایک خزانہ بھی بطور حق مہر دے سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تم نے ان عورتوں میں سے کسی کو خزانہ بھی دیا ہو تو طلاق کے وقت تم اسے واپس لینے کے مجاز نہیں ہو۔“ (النساء: ۲۰)

معمولی سے معمولی چیزیں بھی مہر میں دی جاسکتی ہیں جیسا کہ ایک شخص سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تلاش کرو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔“ (بخاری الزکاح: ۵۰۸۷) کچھ بھی پاس نہ ہو تو تعلیم قرآن کو ہی حق مہر مقرر کیا جاسکتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا تھا: ”جو تمہیں قرآن کا کچھ حصہ یاد ہے میں نے اس کے عوض شادی کر دی۔“ (مسلم الزکاح: ۱۳۲۵)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ کم از کم یا زیادہ سے زیادہ حق مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔ شادی کے موقع پر سسرال کی طرف سے لڑکی کو جو زیور دیا جاتا ہے اگر نکاح کے موقع پر اس کے حق مہر ہونے کی صراحت کر دی جائے تو اسے مہر میں ہی شامل کیا جائے گا۔ اس کی واپسی کا مطالبہ شرعاً جائز نہیں۔ اگر مہر کی صراحت نہ ہو بلکہ خاوند کی طرف سے بطور تحفہ دیا گیا ہے تو بھی وہ بیوی کی ملکیت ہوگا اس کا واپس لینا بھی جائز نہیں۔ اگر شوہر نے بیوی کو زیور استعمال کے لیے دیا ہے تو وہ زیور شوہر کا ہی شمار ہوگا البتہ بیوی کو صرف اسے استعمال کرنے کا حق ہوگا اس کی واپسی کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر زیور دیتے وقت کسی چیز کی صراحت نہ تھی تو معاشرتی طور پر برادری کے رواج کے مطابق فیصلہ ہوگا کہ خاندانی طور پر ایسے موقع پر زیور کس غرض سے دیا جاتا ہے۔ بہر حال انسانی وقار اور شرافت کے خلاف ہے کہ بیوی کو کوئی چیز دے کر پھر اس کی واپسی کا مطالبہ کیا جائے۔ واللہ اعلم!

### مہندی لگے سر پر مسح

**سوال** میں نے وضو کرنے کے بعد سر پر مہندی لگائی پھر نماز ادا کی جب وضوء دوبارہ کرنا ہوگا تو کیا مہندی پر مسح کافی ہوگا یا مہندی اتار کر بال دھو کر مسح کرنا ہوگا اس کے متعلق قرآن و حدیث میں کیا ہدایت ہیں؟ نیز بتائیں کہ سر کے مسح میں مرد اور عورت دونوں کے لیے ایک ہی حکم ہے؟

**جواب** رسول اللہ ﷺ جب سفر حج پر روانہ ہوئے۔ تو اپنے بالوں کو زیادہ پراگندہ ہونے یا بہت زیادہ گرد و غبار وغیرہ سے بچانے کے لیے کسی مناسب چیز سے انہیں چپکا لیتے تھے۔ اس عمل کو عربی زبان میں تلہید کہا جاتا ہے۔ اس عمل کے لیے آپ ایک خاص قسم کی گوند استعمال کرتے تھے آپ یہ کام احرام کے وقت ہی کر لیتے تھے پھر وضو کرتے وقت اس پر مسح کر لیتے اور انہیں صاف نہیں کرتے تھے۔ سر پر مہندی لگانے کو اس پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مہندی لگے سر پر مسح کرنا ہو تو بال دھونے کی ضرورت نہیں بلکہ اسی پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ البتہ غسل کرنے کے لیے اس قسم کا مسح کافی نہیں ہوگا بلکہ اسے اتار کر سر پر پانی ڈالنا ضروری ہے۔ جیسا کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا یا رسول اللہ! میں اپنے سر کے بالوں کو کس کر باندھتی ہوں کیا غسل جنابت کے لیے انہیں کھولنا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”سر کو کھولنے کی ضرورت نہیں بلکہ یہی کافی ہے کہ سر پر تین لپ پانی ڈال لیا جائے پھر تمام جسم پر پانی بہا لیا جائے۔“ (مسلم الطہارۃ: ۳۳۰)

بہر حال دوران وضوء مسح کرتے وقت مہندی اتارنے کی ضرورت نہیں مہندی لگے سر پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ وضوء میں سر کے مسح کا حکم عورت کے لیے وہی ہے جو مرد کے لیے ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”تم اپنے سروں کا مسح کرو۔“ (المنآئدۃ: ۶)

اس حکم میں مرد اور عورتیں برابر ہیں عورت بھی اپنے پورے سر کا مسح کرے گی اسے سر کے ایک حصے پر مسح کرنا کافی نہیں ہوگا۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مسح کے متعلق بتایا ہے: ”پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے اور پیچھے لے گئے پیشانی سے شروع کیا یہاں تک کہ انہیں گدی تک لے گئے پھر اسی جگہ پر واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔“ (بخاری الوضوء: ۱۸۵)

عورت کے لیے موضع سر کے علاوہ نکتے ہوئے بالوں یعنی چوٹیوں کا مسح کرنا ضروری نہیں بلکہ وہ صرف اپنے سر کے اوپر مسح کرے گی جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں بیان ہوا ہے اس میں کانوں کا اندرونی اور بیرونی حصہ بھی شامل ہے۔ واللہ اعلم!

# وفاداری..... اہمیت و فضیلت

ترجمہ — جناب محمد اجمل بھٹی / جناب محمد عاطف الیاس

ظہری — جناب حافظ یوسف سراج

حمد و ثناء کے بعد:

یقیناً سب سے عمدہ گفتگو اللہ کی کتاب قرآن مجید کی ہے اور بہترین راہنمائی محمد ﷺ کی ہے۔ دین میں بدترین امور نئی ایجاد کردہ چیزیں ہیں اور دین میں ہر نئی ایجاد کی گئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے خوف کھاؤ۔ اس کے احکامات کی پیروی کرو اور نافرمانی سے بچو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (ال عمران)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو جیسا

کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

اے اللہ! گناہوں کو معاف کر

دے، خطائیں بخش دے اور اپنی

رحمت سے اس شخص سے درگزر فرما جسے تیرے سوا کسی کی امید نہیں۔ بلاشبہ تیری بخشش بڑی وسیع ہے۔ یقیناً ہر خطا کار کے لیے تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں۔

اے اللہ کے بندو! اللہ کے رسول محمد (ﷺ) وہ منفرد ہستی ہیں کہ جن کو ہر قسم کا شرف اور عظمت حاصل ہوئی۔ دنیا کے ہر عظیم شخص کی زندگی میں ضرور کچھ نہ کچھ عیب ہوتے ہیں جنہیں وہ دوسروں سے چھپاتا ہے۔ اسے ہر وقت دھڑکا لگا رہتا ہے کہ کوئی شخص اس کے عیوب سے مطلع نہ ہو جائے۔ اس لیے وہ ہر دم انہیں چھپائے رکھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ صرف محمد (ﷺ) وہ عظیم ہستی ہیں کہ جنہوں نے اپنی زندگی کے ہر گوشے کو عوام کے سامنے کھلا رکھ دیا ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کھلی کتاب کی مانند ہے۔ اس کا کوئی صفحہ بند نہیں۔ کوئی سطر مٹی ہوئی نہیں اور ہر شخص جو چاہے پڑھ سکتا ہے۔ آپ ہی وہ منفرد آئینہ ذیل ہیں

کہ جنہوں نے اپنے صحابہ کو اجازت دے رکھی تھی کہ وہ آپ کے ہر قول و عمل کی تبلیغ کریں۔ لہذا صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ایک ایک عمل کو روایت کیا ہے۔ اللہ کے بندو! آپ کے اخلاق حسنہ اور شامل کریمہ میں سے ایک صفت مبارکہ وفاداری ہے۔ وفاداری کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ حقوق کی ادائیگی، نیکی کا بدلہ نیکی سے دینا، محبت و الفت کی پاسداری، معاہدوں کی حفاظت، یہ سبھی وفاداری میں شامل ہے۔ آپ وفاداری کے ان تمام معنوں میں عظیم ترین مقام پر پہنچے، ایسے مقام پر کہ اس سے آگے نہ کوئی مقام ہے اور نہ آپ جیسا اعلیٰ اخلاق کا کوئی صاحب ہے۔

آپ ﷺ کی وفاداری میں اپنے رب سے وفا بھی

وفاداری کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ حقوق کی ادائیگی، نیکی کا بدلہ نیکی سے دینا، محبت و الفت کی پاسداری، معاہدوں کی حفاظت۔ یہ سبھی وفاداری میں شامل ہے۔

شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بڑے عبادت گزار تھے، آپ ﷺ نے اپنے رب کی عبادت کا حق ادا کر دیا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے بھی اپنے رب سے مکمل وفاداری کی تھی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَمَرَ لَمْ يَنْبَأْ بِمَا فِي صُحُفٍ مُّؤَمَّنٍ ۖ وَابْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى﴾ (النجم)

”اور موسیٰ کے صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں اور ابراہیم کہ جس نے وفا کا حق ادا کر دیا۔“

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اللہ کی قسم! میں تم سب سے بڑھ کر متقی اور اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ طویل ترین نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے قدم مبارک سوچ گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی ہر قسم

کی کوتاہی معاف فرما رکھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے عائشہ! کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“ یہ روایت بخاری و مسلم میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

آپ ایک دن میں سو مرتبہ استغفار کرتے اور اللہ سے توبہ کرتے تھے۔

والدین کے حقوق کی ادائیگی، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کرنا والدین سے عظیم ترین وفاداری ہے۔ اس وفاداری کی ضرورت و اہمیت والدین کے بڑھاپے میں اور بڑھ جاتی ہے۔ ان کی موت کے بعد ان سے وفایہ ہے کہ ان کے لیے دعا کی جائے اور ان کی طرف سے صدقہ کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے والدین سے وفاداری اس طرح کی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی تو خوب روئے اور حاضرین کو بھی رلا دیا۔

آپ ﷺ نے اپنی وفاداری کو اپنی ازدواجی مطہرات کے معاملات میں بھی خوب نبھایا۔ آپ ﷺ سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی ازدواجی مطہرات کے لیے خیر خواہ تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی کے معاملے میں، میں نے اتنی غیر متحسوس نہیں کی جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں محسوس کرتی تھی، حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں لیکن میں آپ ﷺ کی زبان سے ان کا ذکر کثرت سے سنا کرتی تھی۔ بعض اوقات آپ بکرا ذبح کرتے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کے گھر گوشت بھیجتے، بعض دفعہ میں کہہ دیتی: ”گویا دنیا میں خدیجہ کے علاوہ کوئی عورت ہی نہیں۔“ تو آپ ﷺ فرماتے: ”بلاشبہ وہ ان ان فضائل کی حامل خاتون تھی اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد بھی دی تھی“ اور آپ ﷺ فرماتے تھے: ”مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔“

بخاری و مسلم میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی

ہے وہ فرماتی ہیں: ”سیدہ خدیجہ کی بہن سیدہ ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ کے گھر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اجازت لینے کے انداز کو پہچان گئے تو آپ ﷺ کو بڑی مسرت ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ بڑے خوش ہوئے اور فرمایا: ”ارے!! یہ تو ہالہ ہے۔“

جنگ بدر والے دن عاص بن ربیع بھی جنگی قیدیوں میں لائے گئے۔ پھر اہل مکہ نے اپنے قیدی کو چھڑانے کے لیے فدیہ بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی رہائی کے لیے کچھ مال اور ایک ہار بھیجا تھا۔ یہ ہار سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بیٹی کو اس کی شادی پر تحفہ دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ ہار دیکھا تو آپ ﷺ آبدیدہ ہو گئے۔ آپ کی ماضی کی یادیں تازہ ہو گئیں اور آپ کے دل میں جذبات کا سیلاب اٹھ آیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: ”اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کا قیدی

فدیہ لیے بغیر رہا کر دو اور اس کا ہار اور مال اسے لوٹا دو۔“ صحابہ کرام نے بخوشی آپ کی خواہش کی تعمیل کی۔

آپ ﷺ نے اپنی اس خوبی کو اپنے سسرال اور رشتہ داروں کے ساتھ

بھی خوب نبھایا۔ آپ ﷺ نے مصری لوگوں کے بارے میں حسن سلوک کی نصیحت کی۔ صحیح مسلم میں سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم غنقریب مصر فتح کرو گے، جب تم فنیاب ہو جاؤ تو اہل مصر سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ نسی اور سسرالی رشتہ دار ہیں۔“

بنو ہوازن کے ساتھ جنگ کے بعد بھی آپ ﷺ کی وفاداری کا اظہار ہوا۔ بنو ہوازن کی قیدی عورتیں آپ ﷺ کے پاس لائی گئیں، آپ ﷺ نے اس خاندان میں بچپن میں دودھ پیا تھا، لہذا بنو ہوازن کا وفد حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! ان قیدیوں میں آپ کی خالائیں اور مائیں ہیں لہذا آپ ہم پر مہربانی فرمائیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر چہ ہزار بچے اور خواتین آزاد کر دیں۔ آپ کی رضاعی بہن شیماء آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھائی اور بہن کو اپنے ساتھ بٹھایا پھر انہیں خوب مال و دولت سے نوازا۔

آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے بھی وفا کی اور ان کی

فضیلت و برتری کو بیان کیا اور انہیں برا بھلا کہنے سے منع کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی عالی شان کو مزید بلندیاں عطا کیں اور خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق کو بڑا مقام عطا کیا کیونکہ وہ آپ کے یارِ غار ہیں۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی چادر کا پلو پکڑے (تیز تیز چلتے ہوئے) حاضر ہوئے۔ اس وقت ان کا گھٹنا ٹنگا ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا: ”تمہارا یہ ساتھی جھکڑا کر کے آ رہا ہے۔“ ابوبکر آئے، سلام کیا اور عرض کی: ”میری عمر بن خطاب سے کچھ تلخ کلامی ہو گئی اور میں نے کچھ زیادہ کہہ دیا، پھر مجھے ندامت ہوئی تو میں نے اس سے معافی کی درخواست کی مگر وہ تو نہیں مانے۔ لہذا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں (کہ آپ ہماری صلح کرادیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! اللہ آپ

**آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے بھی وفا کی اور ان کی فضیلت و برتری کو بیان کیا اور انہیں برا بھلا کہنے سے منع کیا۔ آپ ﷺ نے ان کی عالی شان کو مزید بلندیاں عطا کیں اور خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق کو بڑا مقام عطا کیا کیونکہ وہ آپ کے یارِ غار ہیں۔**

کی مغفرت فرمائے، اے ابوبکر! اللہ آپ کی بخشش فرمائے، اے ابوبکر! اللہ آپ کی بخشش فرمائے۔“

پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بھی شرمندگی ہوئی تو وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آئے اور پوچھا: کیا ابوبکر گھر پر ہیں؟ عرض کی گئی: گھر پر نہیں ہیں۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آکر سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور وہ آپ ﷺ کے سامنے دوڑا انوں بیٹھ گئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! زیادتی میری تھی، اللہ کی قسم! میں نے زیادتی کی تھی۔ (لہذا آپ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیں)۔

اس پر نبی کریم ﷺ نے (سب لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے) فرمایا: ”اللہ نے مجھے تمہارے پاس نبی بنا کر بھیجا تو تم نے کہا ”تو غلط کہتا ہے“ اور ابوبکر نے کہا: ”آپ (ﷺ) سچ فرماتے ہیں۔“ پھر اپنے مال اور جان سے میری مدد کی۔ تو کیا تم میرے دوست کو معاف نہیں کر

دیتے؟ کیا تم میرے دوست کو چھوڑ دو گے؟ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے تکلیف نہیں پہنچائی۔

آپ ﷺ اپنے مرض وفات میں منبر پر تشریف فرما ہوئے جبکہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک رومال سے باندھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا: ”کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر اپنے مال اور جان کے ذریعے سے مجھ پر احسان کیا ہو۔ اگر میں لوگوں میں سے کسی کو دلی دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کا تعلق افضل ہے۔ مسجد کی طرف کھلنے والی سب کھڑکیاں بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔“

علمائے کرام فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کھلی رکھنا آپ کی خلافت کی طرف اشارہ تھا تاکہ آپ رضی اللہ عنہ کا دروازہ مسجد کی طرف باقی رہے کیونکہ آپ مسلمانوں کے خلیفہ اور امام ہوں گے۔ غزوہ حنین کی غنیمتیں آپ رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیں تو انصاری مجاہدین کو کچھ

عطا نہ کیا۔ ان کے دلوں میں کچھ ملال آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے انصاری جماعت! کیا دنیا کے اس حقیر مال کی

وجہ سے تمہارے دلوں میں ملال آیا، میں نے یہ مال دے کر نئے مسلمانوں کو تسلی دی تھی اور تمہیں تمہارے مضبوط اسلام کی وجہ سے کچھ نہ دیا۔ اے انصاری جماعت! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں بکریاں اور اونٹ لے کر لوٹیں اور تم اپنے گھروں میں رسول اللہ کو لے کر لوٹو؟ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد رضی اللہ عنہ کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں ایک انصاری ہوتا، اگر لوگ ایک پہاڑی راستے پر چلیں اور انصار دوسرے پر چلیں تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا۔ اے اللہ! انصار پر رحم فرما، ان کے بیٹوں اور پوتوں پر رحم فرما۔“ یہ سن کر انصاری خوب روئے حتیٰ کہ ان کی داڑھیاں آنسوؤں سے تر ہو گئیں اور وہ بے اختیار پکار اٹھے: ”ہمیں ہمارے حصے میں رسول اللہ رضی اللہ عنہ قبول ہیں۔“ (یہ روایت امام احمد نے بیان کی ہے جبکہ اصل واقعہ بخاری و مسلم میں موجود ہے)۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی امت سے بھی خوب وفا کی۔ انہیں سارا دین پہنچایا اور انہیں نہایت واضح دلائل کے



ساتھ دنیا میں چھوڑا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة)

”دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“

آپ بہت سارے عمل اس لیے چھوڑ دیتے تھے کہ میری امت کے لیے مشکل نہ ہو جائے۔ ارشاد گرامی ہے: ”اگر مجھے اپنی امت کی مشقت کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں فلاں فلاں حکم دیتا اور میں یہ یہ کام بھی کر گزرتا۔“

امام مسلم بیہیسی نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اس فرمان باری تعالیٰ کی تلاوت کی:

﴿رَبِّ اِنَّهُمْ اَصْلَحْنَ كَيْبَرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ يَتَّبِعْنِي فَاِنَّهُ مَعِيَ وَ مَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ عَنْقُودٌ رَّحِيمٌ﴾ (ابراہیم)

”پروردگار! ان بتوں نے بہتوں کو

گمراہی میں ڈالا ہے (ممکن ہے کہ میری اولاد کو بھی یہ گمراہ کر دیں، لہذا اُن میں سے) جو میرے طریقے پر چلے وہ میرا ہے اور جو میرے خلاف طریقے اختیار کرے تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔“ اور عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا:

﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدہ)

”اب اگر آپ انہیں سزا دیں تو وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر معاف کر دیں تو آپ غالب اور دانا ہیں۔“

یہ آیات تلاوت کر کے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک دعا کے لیے اٹھائے اور روتے ہوئے التجا کی: ”اے اللہ! میری امت (کو بخش دے)، اے اللہ! میری امت (کو معاف کر دے)۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے جبریل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور انہیں خوشخبری دو، بے شک ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے

میں خوش کر دیں گے اور آپ کو دکھی نہ ہونے دیں گے۔“ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی اللہ کے معزز رسول پر ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة)

”دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“

### دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

وفا داری ایک اعلیٰ خوبی اور کمال کی خصلت ہے، یہ ہر ابن آدم کو زیب دیتی ہے۔ یہ دراصل اخلاص کا دوسرا نام ہے جس میں کوئی غدر و خیانت نہیں پائی جاتی اور یہ

**وفا داری ایک اعلیٰ خوبی اور کمال کی خصلت ہے۔ یہ ہر ابن آدم کو زیب دیتی ہے۔ یہ دراصل اخلاص کا دوسرا نام ہے جس میں کوئی غدر و خیانت نہیں پائی جاتی اور یہ فراخ دلی برتنے اور بہت زیادہ نوازنے کا عمل ہے۔**

فراخ دلی برتنے اور بہت زیادہ نوازنے کا عمل ہے۔ اس صفت کو دل و جان سے، بغیر کسی منافقت یا دھوکہ کے، مکمل سچائی کے ساتھ اپنا شخصیت میں کمال درجہ کی خوبصورتی پیدا کرتا ہے۔ حقیقی دوستی تو وہی ہوتی ہے کہ جس میں وفا داری پائی جاتی ہو، جس میں محبت تر دتا رہے اور عہد کی پاسداری کی جاتی رہے۔

وفا داری، دیانت اور اعلیٰ ظرفی کا نام ہے۔ یہ نیک لوگوں کی صفت ہے، اخلاق عالیہ کا مرکز و محور ہے، پرہیز گاری اور وفا داری، صداقت اور فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی لازم و ملزوم ہیں۔ یہ صفات چہرہ پر رونق کر دیتی، انسان کا ذکر بلند کرنے کا باعث بنتی اور اجر میں اضافے کا سبب اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں معاون بنتی ہیں۔

یقیناً! حقیقی وفا داری پاکیزہ دل ہی میں ہو سکتی ہے، وہ دل کہ جو پاک ہو اور جس کی نیت صاف ہو، کیونکہ یہ صفت اللہ کی صفات میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنفُسَهُمْ وَ

اَمَوَالَهُمْ بِاَنْ لَهُمُ الْجَنَّةُ ۚ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۚ وَعَدَا عَلَیْهِ حَقًّا فِی الشُّرَاةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ۚ وَ مَنْ اَوْفٰ بِعَهْدٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ (التوبة: 111)

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے توراۃ میں، انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کا پورا کرنے والا ہو؟“

وفا داری انبیاء کرام کی صفات میں سے ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿اَمْرٌ لَّكُمْ بَيْنُنَا بِسَآءِ فِیْ صُحُفٍ مُُّوسٰیؑ ۚ وَ اِبْرٰهِيْمَؑ الَّذِیْ وَفٰی﴾ (النجم)

”اور موسیٰ کے صحیفوں میں بیان ہوئی ہیں اور ابراہیم کہ جس نے وفا کا حق ادا کر دیا؟“

اسی طرح فرمایا:

﴿وَ اذْكُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ

رَسُوْلًا نَّبِيًّا﴾ (مریم)

”اور اس کتاب میں اسماعیل کا ذکر کرو کہ وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول نبی تھا۔“

وفا داری اہل ایمان کی صفات میں سے ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا﴾ (البقرة: 177)

”اور نیک لوگ وہ ہیں کہ جب عہد کریں تو اُسے وفا کریں۔“

وفا داری پرہیز گاروں کی صفت ہے اور وفا داری کے ذریعے سے ہی پرہیز گاری پائی جاسکتی ہے۔ فرمان الہی ہے:

﴿بَلٰی مِّنْ اَوْفٰی بِعَهْدٍ ۚ وَ اَتٰتٰی فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (ال عمران)

”جو بھی اپنے عہد کو پورا کرے گا اور برائی سے بچ کر رہے گا وہ اللہ کا محبوب بنے گا، کیونکہ پرہیز گار لوگ اللہ کو پسند ہیں۔“

وفا داری اعلیٰ درجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ (الفتح)

”اور جو اُس عہد کو وفا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے، اللہ عظیم اجر کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی مدح کرتے ہوئے فرمایا:

﴿الَّذِينَ يُؤْفِقُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَلَا يَنْقُضُونَ الْعَيْثَ﴾ (الوعد)

”اور اُن کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں، اُسے مستحکم کرنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔“

قرآن کریم میں تیس مرتبہ سے زائد مقامات پر وفا داری کا ذکر آیا ہے۔ قرآن کریم میں (عہد) اور (بیثاق) کا لفظ اسی معنی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

سب سے بڑی وفا داری اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا

داری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِنِّي أَخَافُكُمْ﴾ (البقرة)

”میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا

اُسے تم پورا کرو، تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ ہے میں اُسے پورا کروں گا۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوفُوا﴾ (الانعام: 152)

”اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔“

ابن جریر علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا عہد یہ ہے کہ اگر وہ یہ کام کر لیں گے تو وہ انہیں جنت میں داخل کرے گا۔

وفا داری کے سب سے بڑے حقدار والدین ہیں اور خاص طور پر جب وہ بڑھاپے میں ہوں یا ضعیف ہو چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِنَّمَا يُبَلِّغُنَّ عَنْكَ الْكِبَرُ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا آيٌ وَلَا تُنْهَرُهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ۚ وَخَفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذِّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ۚ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي

صَغِيرًا﴾ (بنی اسرائیل)

”اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک، یا دونوں بوڑھے ہو رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے حضور جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ پروردگار! ان پر اسی طرح رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔“

تمام انسانوں کے ساتھ وفاداری کرنا ضروری ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدة: 1)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بندشوں کی پوری پابندی کرو۔“

انسان کی گھریلو زندگی بھی وفا داری پر مبنی ہونی چاہیے، کیونکہ انسانی زندگی کا سب سے بڑا عہد و پیمان شادی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

**اے اللہ! ہمارے ملک کو اور تمام مسلمان ممالک کو امن و سکون اور سلامتی عطا فرما! ہمیں برائیوں سے محفوظ فرما! شب و روز کے ہیر پھیر سے محفوظ فرما!**

”ادائیگی کا سب سے زیادہ حق وہ شرائط رکھتی ہیں جن کے ذریعے سے تم نے اپنی بیویوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے۔“ (بخاری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَكَيْفَ تَأْخُذُوهُنَّ وَقَدْ أُنْفَضِيَ بِكُمْ بَعْضُكُم إِلَىٰ بَعْضٍ ۚ وَآخِذْنَ مِنْكُمْ مِّمَّنْآفًا غَلِيظًا﴾ (النساء)

”اور آخر تم ان سے (عطیات) کس طرح لے لو گے جب کہ تم ایک دوسرے سے لطف اندوز ہو چکے ہو اور وہ تم سے پختہ عہد لے چکی ہیں؟“

اسی طرح فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعُوا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ﴾ (البقرة: 237)

”آپس کے معاملات میں فیاضی کو نہ بھولو۔“

اللہ کے بندو! جیسے وفا داری، ایمان اور پرہیز گاری کی صفات ہیں، اسی طرح خیانت اور غداری، منافقت اور بد اخلاقی کی بھی صفات ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: ”چار صفیں اگر کسی بندے میں پائی جائیں تو وہ پکا منافق ہے اور اگر ان چاروں میں سے کسی میں کچھ صفات پائی جائیں تو جب تک وہ انہیں چھوڑ نہیں دیتا، تب تک اس میں اتنی منافقت پائی جاتی رہے گی جتنی صفات اس میں پائی جاتی ہیں۔ وہ عادتیں یہ ہیں:

”بات میں جھوٹ بولنا، وعدہ توڑ ڈالنا، عہد کرنے کے بعد غداری کرنا اور جھگڑے کے وقت گالی دینا۔“ (بخاری)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو کسی مسلمان کے ساتھ غداری کرتا ہے اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کی فرض عبادت قبول فرمائے اور نہ نفل۔“ (بخاری و مسلم)

بدترین غداری نمازیوں کو قتل کرنا اور پر امن لوگوں میں خوف و ہراس پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ وَاسْتَعْلَىٰ فِي خَرَابِهَا ۖ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا جِزْيٌ ۚ وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (البقرة)

”اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے ذکر سے روکے اور ان کی ویرانی کے درپے ہو؟ ایسے لوگ اس قابل ہیں کہ عبادت گاہوں میں قدم نہ رکھیں اور اگر وہاں جائیں بھی، تو ڈرتے ہوئے جائیں ان کے لیے تو دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم۔“

ہم اللہ سے عدم توفیق اور شیطان کی بیرونی سے پناہ مانگتے ہیں۔ سنو! اللہ سے ڈرتے رہو، اپنے آپ کو بہترین اخلاق اور اعلیٰ صفات کا عادی بناؤ جس کا حکم ہمارے دین نے دیا ہے۔

اے اللہ! ہمارے ملک کو اور تمام مسلمان ممالک کو امن و سکون اور سلامتی عطا فرما! ہمیں برائیوں سے محفوظ فرما! شب و روز کے ہیر پھیر سے محفوظ فرما!

# دعا اور عبادت

تحریر: جناب میاں محمد جمیل

## دعا کا معنی و مفہوم مانگنا اور پکارنا ہے

دعا عبادت کا خلاصہ، انسانی حاجات اور جذبات کا مرقع، بندے اور اس کے رب کے درمیان لطیف مگر مضبوط واسطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے مزید انعامات کا حصول اور نقصانات سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ دعا سے ضمیر کا بوجھ ہلکا اور پریشانیوں سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے اس لئے دعا مکمل یکسوئی، خلوص نیت اور انتہائی توجہ، اصرار اور تکرار کے ساتھ کرنی چاہیے۔ ارض و سما کے مالک کی خوشی اور اُس کا ارشاد ہے کہ اس سے براہ راست مانگا جائے۔ اُس سے نہ مانگنا تکبر ہے اور کسی کے واسطے، حرمت، برکت، طفیل اور وسیلے سے مانگنا شرک اور حرام ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور قرآن مجید نے دعا اور عبادت کو ایک ہی مفہوم میں بیان فرمایا۔ آپ ﷺ نے دعا کے مقصد کو نہایت ہی مختصر مگر جامع کلمات میں بیان فرمایا ہے۔ ایک موقع پر یہ ارشاد فرمایا اور دوسرے موقع پر اس طرح بیان فرمایا:

[الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ] (ابن ماجہ)

”دعا عبادت ہی ہے۔“

[الدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ] (مسند در حاکم)

”دعا مومن کا اسلحہ ہے۔“

عبادت انسانیت کا شرف اور اس کی تخلیق کا مقصد ہے۔ عبادت کا اس وقت تک مقصد پورا نہیں ہو سکتا جب تک اس میں عجز و انکساری، پستی و سرانگندگی کا اظہار نہ پایا جائے۔ عبادت میں انتہا درجے کی عاجزی اور اتھاہ درجے کا اٹھنا ضروری ہے۔ اس کیفیت کو آپ نے احسان سے تعبیر فرمایا۔ احسان کی تشریح یوں فرمائی کہ آدمی اپنے رب کی اس طرح عبادت کرے جس طرح وہ اپنے رب کی زیارت کر رہا ہے اور اس سے ہمکلامی کا شرف پار رہا ہے۔

[إِنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّ لَكَ تَكُنْ

تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ] (بخاری: باب الايمان)

”تجھے اللہ کی عبادت اس طرح کرنی چاہیے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔“

عبادت میں شرط اول یہ ہے کہ خالص اللہ کے لئے کی جائے۔ یہی شرائط دعا میں ہونا ضروری ہیں۔ خاص طور پر نیت اور جذبات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کہ بندہ دعا کرتے ہوئے اس کے حضور یہ عرض کرے کہ اے اللہ! میں تیرے ہی در کا سوالی اور تیری ہی بارگاہ کا فقیر ہوں جس طرح تیرے بغیر کسی کی عبادت جائز نہیں اسی طرح تیرے بغیر کسی سے مانگنا جائز نہیں۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دُخْرِينَ﴾ (المؤمن)

”تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھے ہی پکارو میں ہی تمہاری دعائیں قبول کروں گا، جو لوگ تکبر کی وجہ سے میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں وہ ضرور ذلیل و خوار کر کے جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔“

﴿إِنَّا كُنَّا نَعْبُدُ وَإِنَّا لَا نَسْتَعِينُ﴾ (الفاتحہ)

”ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کے طلبگار ہیں۔“

یہی دعا کا تقاضا اور انداز ہونا چاہیے۔ یہی دعا عرش معلیٰ تک رسائی اور اپنے رب کے ہاں قبولیت کا شرف پاتی ہے۔ دعا کرتے ہوئے انسان کو اللہ تعالیٰ کی عطاؤں کا احساس اور مہربانیوں کا پوری طرح ادراک ہونا چاہیے۔ جب تک اس فہم و شعور اور یقین و اعتماد کے ساتھ بارگاہ الہی میں دامن نہیں پھیلاتا اس وقت تک اس کی دعا بازیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ کے عرش پر متمکن ہونے کے عقیدہ اور اپنے گناہوں کی وجہ سے انسان یہ بات سمجھتا رہا ہے کہ جس طرح میرا اللہ تعالیٰ تک پہنچنا مشکل ہے اس طرح میری

فریاد بھی اس تک نہیں پہنچ سکتی۔ اس لیے مجھے ایسے طریقے اور وسائل بروئے کار لانے چاہئیں جس سے میری آواز خالق حق تک پہنچ سکے۔ ابتداً ایسا ہی خیال آپ ﷺ کے رفقاء کرام کے دل میں پیدا ہوا اس فکری الجھن کی وجہ سے آپ سے سوال کرتے ہیں کہ اے نبی ﷺ ہمیں بتایا جائے کہ ہمارا رب ہم سے کتنی دوری اور مسافت پر جلوہ افروز ہے تاکہ ہم اپنی آواز کو اسی قدر بلند کرنے کی کوشش کریں۔ اس محدود سوچ اور فکری الجھن کو دور کرنے کے لیے فرمایا گیا کہ میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں کہ میں ان سے کتنا دور ہوں۔

اے نبی! آپ ان کو اطمینان اور یقین دلائیں کہ میں قدرت و سطوت اور اپنے فضل و کرم کے لحاظ سے ہر وقت ان کے ساتھ ہی ہوا کرتا ہوں۔ میری رفاقت اس قدر گہری اور ان کے قریب ہے کہ میں انسان کی شررگ سے بھی قریب تر ہوں۔ یہاں تک کہ انسان کے دل میں پیدا ہونے والے جذبات اور اس کے ذہن میں ابھرنے والے خیالات سے ہر لمحہ مجھے آگاہی حاصل رہتی ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾

(البقرة: 186)

”جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو انہیں فرمائیں کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں۔“

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَعَلَّمُوا مَا تُسَوِّسُ بِهِ نَفْسَهُ ۖ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلٍ أَلْوَيْنِ﴾ (ق)

”ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل میں ابھرنے والے خیالات کو جانتے ہیں، ہم اس کی رگوں گردن سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔“

اس کائنات میں انسان بہت سے امتیازات اور اختیارات رکھنے کے باوجود اپنے خالق و مالک کے سامنے بے بس اور مجبور ہے۔ ہر لحظہ اور ہر آن اس کی بارگاہ کا محتاج ہونے کی وجہ سے لازم تھا کہ اسے مانگنے کا طریقہ بتلایا جاتا، چنانچہ جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو انہیں فوری طور پر آگاہ کیا گیا کہ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے اپنے رب کے حضور اس طرح فریاد کرو:

﴿فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ



جانے کا ذکر تک کر دیا ہے خاکم بدن کیا اللہ تعالیٰ نے اصل بات کو چھپا لیا ہے۔ یہ پرلے درجے کی بے انسانی اور من گھڑت بات ہے جس کا قرآن مجید اور احادیث کی دستاویزات میں کوئی ثبوت نہیں ملتا حقیقت یہ ہے کہ یہ بالواسطہ اللہ تعالیٰ پر الزام ہے۔

﴿وَيَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ كُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ قوسوس لہما الشیطان لیبیدی لہما ماؤری عنہما من سوا ریتہما و قال ما تہکمما ربکمما عن ہذی الشجرۃ إلا ان تکونا ملکین أو تکونا من المخلدین و قاسسہما ائی لکمما لیمن الصیحین و قد لہما یغور و فاکما ذاقا الشجرۃ بدت لہما سواتہما و طیفقا یخضفن علیہما من وری الجنۃ و ناداہما ربہما اکم انہکمما عن تلکمما الشجرۃ و اقل تلکما ان الشیطان لکمما عدو مبین و قال ربنا ظلمنا انفسنا و ان کم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخیرین و قال اھبطوا بعضکم لیبعض عدو و لکم فی الارض مستقر و متاع الی جنین و قال فیہا تخیون و فیہا تنوون و منہا تخرجون﴾ (الاعراف)

”اور اے آدم! رہو تمہاری بیوی جنت میں اور کھاؤ جہاں سے چاہو اور مت نزدیک جانا اس (خاص) درخت کے ورنہ تم دونوں ہو جاؤ گے اپنا نقصان کرنے والوں سے۔ پھر موسم ڈالا ان کے (دلوں) میں شیطان نے تاکہ بے پردہ کر دے ان کے لئے جو ڈھانپا گیا تھا ان کی شرمگاہوں سے اور (انہیں) کہا کہ نہیں منع کیا تھا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے مگر اس لیے کہ کہیں نہ بن جاؤ تم دونوں فرشتے یا کہیں نہ ہو جاؤ ہمیشہ رہنے والوں سے اور قسم اٹھائی ان کے سامنے کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔ پس شیطان نے نیچے گر دیا ان کو دھوکہ سے پھر جب دونوں نے کچھ لیا درخت سے تو ظاہر ہو گئیں ان پر ان کی شرمگاہیں اور چپٹا لگ گئے اپنے (بدن) پر جنت کے پتے اور ندا دی انہیں ان کے

﴿قُلْ لِيُعَذِّبَ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَىٰ انْفُسِهِمْ لَا تَقْظُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ﴾ (الزمر)  
”اے نبی! ان کو بتادو کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کرنے والا ہے، کیونکہ وہ غفور الرحیم ہے۔“

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک باز لوگوں کو پسند اور ان کی دعاؤں کو زیادہ قبول کرتا ہے مگر اس رحیم و کریم کی طرف سے دعا کی قبولیت کے لیے کسی شرط کو لازم قرار نہیں دیا گیا۔ اگر اس کی طرف سے گناہوں سے پاکیزگی کی شرط رکھ دی جاتی تو کروٹا انسان اپنے کوتاہیوں اور وسیلہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کی رحمتوں سے محروم رہتے۔ شیطان سے زیادہ کون گناہ گار اور مجرم اعظم ہو سکتا ہے۔ اس نے رب ذوالجلال کی نہ صرف نافرمانی کی بلکہ جرم پر جرم کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو آدم علیہ السلام سے افضل اور بہتر قرار دیتے ہوئے قسم اٹھائی کہ میں اسے اور اس کی اولاد کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ اتنا بھاری مجرم اور خدا کی بارگاہ میں پھٹکارا ہوا ہے لیکن رب ذوالجلال کے حضور قیامت تک زندہ رہنے کی درخواست کرتا ہے تو اس کی درخواست کو قبول کر لیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے جناب آدم علیہ السلام کو مجبور ملائکہ کے شرف اور علم و فضل سے سرفراز کرتے ہوئے انہیں اور ان کی زوجہ مکرمہ حضرت حوا کو جنت میں رہنے کا اعزاز عطا کیا اور انہیں حکم فرمایا کہ جہاں چاہو اور جو کچھ چاہو کھاؤ پیو ہاں اس درخت کے قریب جانے کی تمہیں اجازت نہیں۔ لیکن منع کرنے کے باوجود انہوں نے اس ممنوعہ درخت کا پھل کھا لیا۔ کھاتے ہی دونوں کا لباس اتر گیا جب وہ برہنہ ہو گئے تو پردہ پوشی کے لیے درختوں کے پتے استعمال کرنے لگے۔ اس نازک اور مشکل ترین موقع پر انہوں نے رب کی بارگاہ میں کسی فرشتے یا شخصیت کا واسطہ نہیں دیا۔ مگر نہایت ہی افسوس کی بات ہے کہ آج کا داعظ بڑی سینہ زوری سے بیان کرتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے سرورِ عالم ﷺ کا واسطہ دیا تھا اور آپ ﷺ کی طفیل ان کی توبہ قبول ہوئی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کی جزئیات بیان فرماتے ہوئے ان کے نگاہوں

النَّبَإِ الرَّحِيمِ ﴿البقرة: 0﴾

”پھر آدم نے اپنے رب سے چند کلمے سیکھ لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔“  
جو اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے طریقے کے مطابق دعا کرے گا وہ اپنی مراد پانے کے ساتھ ضرور ہدایت و رہنمائی سے سرفراز ہوگا۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست مانگا جائے۔ کسی کی رحمت اور واسطے سے مانگنا اس کی شان میں گستاخی اور صراطِ مستقیم سے ہٹنے کے مترادف ہے۔ یہ فرقہ واریت اور گروہ بندی کی بات نہیں یہ تو خالق و مخلوق کے درمیان رابطے اور واسطے کا معاملہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان کوئی واسطہ ہے اور نہ ہونا چاہیے۔  
کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے پیران کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

### غلط فہمی دور ہونی چاہئے

انسان کی ہمیشہ سے یہ کمزوری رہی ہے کہ وہ مافوق الفطرت اور قدرت کے معاملات کو اپنے ماحول اور اپنی فکر و نظر کے زاویوں سے دیکھنے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ خاص کر اعتقاد اور اعمال کے حوالے سے کمزور انسان کی سوچ بہت ہی محدود ہوتی ہے۔ اس کا فرسودہ افکار و نظریات سے نکلنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ وہ اپنے خالق کے بارے میں یہ تصور رکھتا ہے کہ اس تک رسائی اور پہنچ انسان کے بس کا روگ نہیں۔ بالخصوص گناہ گار کے لیے تو نہایت ہی ناممکن ہے کہ وہ اپنے رب کے قریب ہو سکے، کمزور اور بیمار عقیدہ اس وقت اور زیادہ ضعف کا سبب بنتا ہے جب اس کے ذہن میں یہ بات اتار دی جائے کہ تو ناپاک اور گناہ گار ہے۔ ذاتِ کبریا انتہائی مقدس اور بلند بالا ہے۔ اس تک تیری رسائی مشکل اور محال ہے۔ ایسا شخص اس حقیقت اور سچائی کو بھول جاتا ہے کہ اس کے مالک نے گناہ گاروں کو ہی یہ شرف بخشا ہے کہ ان کی کمزوریوں، کوتاہیوں اور جرائم کے باوجود انہیں اپنی رحمت سے مایوس نہیں کرتا۔

اس نے گناہ گار اور خطا کار کی جھجک کو دور کرتے ہوئے بڑے ہی دلربا انداز میں فرمایا اور اسے یقین دہانی کروائی گئی ہے کہ اے خطا کار! میری بارگاہ میں حاضر تو ہوا! میں تیری زندگی بھر کی خطاؤں کو معاف کر دوں گا۔ رحیم و دریم مالک اپنے بندوں کو اس طرح آواز پر آواز دیتا ہے:

رب نے کیا نہیں منع کیا تھا میں نے تمہیں اس رخت سے اور کیا نہ فرمایا تھا تمہیں کہ بلاشبہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے۔ دونوں نے عرض کی اے ہمارے پروردگار! ہم نے ظلم کیا اپنی جانوں پر اور اگر نہ بخش فرمائے تو ہمارے لئے اور نہ رحم فرمائے ہم پر تو یقیناً ہم نقصان اٹھانے والوں سے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نیچے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لیے زمین میں ٹھکانہ ہے اور نفع اٹھانا ہے ایک وقت تک (نیز) فرمایا کہ اس زمین میں تم زندہ رہو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے تم اٹھائے جاؤ گے۔ (ضیاء القرآن)

سیدنا آدم علیہ السلام کے واقعہ اور ان کی توبہ قبول ہونے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کو اپنے رب سے مانگتے ہوئے نہ جھکنا چاہیے اور نہ کسی کا واسطہ دینا چاہئے۔ یہی انبیاء علیہم السلام کا طریقہ رہا ہے قرآن مجید نے اس طریقہ اور عقیدہ کو سمجھانے کے لئے بڑے بڑے انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں اور ان کے حالات کا تفصیل تذکرہ فرمایا ہے جن کا اختصار پیش خدمت ہے۔

### سیدنا نوح کا طریقہ دعا

سیدنا نوح علیہ السلام بڑی جاں فشانی کے ساتھ ساڑھے نو سو سال مسلسل قوم کے کردار و افکار کی اصلاح کے لیے جدوجہد فرماتے رہے۔ قوم نہ صرف جرائم میں آگے بڑھتی چلی گئی بلکہ انہوں نے کئی بار حضرت نوح علیہ السلام کو اذیت ناک تکلیفیں اور دکھ پہنچائے اور نوح علیہ السلام کو پتھر مار مار کر ختم کر دینے کا عزم کر لیا، حضرت نوح علیہ السلام نے نہایت مجبور ہو کر ان کے خلاف بدو کا۔ اتنی بے چارگی میں بھی انہوں نے اپنے سے پہلے فوت ہونے والے انبیاء کرام حتیٰ کہ اپنے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام اور کسی فرشتے کو بھی اپنی دعا میں صدقہ و طیل اور حرمت کے طور پر پیش نہیں کیا۔

﴿فَقَدْ عَارَبْتَنَا آتِي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرُ﴾ (القمر)

### سیدنا ابراہیم نے سیدنا جبریل کو بھی وسیلہ نہ بنایا

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد گرامی، اپنی قوم اور وقت کے حکمران کو مدت مدید تک سمجھاتے رہے لیکن انہوں نے آپ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے بالافتاق آپ کو زندہ جلا دینے کا فیصلہ کیا۔ جب آپ کو برہنہ کر کے آگ

میں پھینکنے لگے تو جبریل امین علیہ السلام جلوہ گر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ جناب غلیل! میں آپ کی مدد کے لیے حاضر ہوں۔ حکم فرمائیے!! حضرت ابراہیم علیہ السلام پوچھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے تو ٹھیک ورنہ میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نازک اور مشکل ترین موقع پر بھی کسی کا واسطہ نہیں دیا، یہاں تک کہ جبریل امین کو بھی وسیلہ بنانے کے لئے تیار نہ ہوئے۔

﴿قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ﴾ ﴿قُلْنَا يَنْتَازُ كُوفِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾ ﴿وَآرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ﴾ (الانبیاء)

”انہوں نے کہا کہ جلاؤ الواس کو اور حمایت کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے۔ ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیم پر وہ چاہتے تھے کہ ابراہیم کو نقصان پہنچائیں مگر ہم نے ان کو بری طرح ناکام کر دیا۔“

### سیدنا یعقوب کی آہ زاریاں

نبی اکرم ﷺ سے سوال ہوا کہ دنیا میں سب سے معزز خاندان کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

[الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنُ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ] (رواہ البخاری)

”(یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام)۔“

جناب یعقوب اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کی طویل ترین اور اذیت ناک جدائی کا صدمہ سہہ رہے تھے اور اس سانحہ کا ان کی طبیعت پر اتنا گہرا اثر پڑا کہ غم کی وجہ سے ان کی آنکھوں کی بینائی رخصت ہو گئی۔ اس حال میں بھی نہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوئے اور اتنے بڑے خانوادہ سے تعلق رکھنے کے باوجود نہ انہوں نے رب کریم کے سامنے دعا کرتے ہوئے کسی مقدس شخصیت کو وسیلے کے طور پر پیش کیا۔

﴿قَالَ بَلَىٰ سَوَّيْتُ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ أَفَرَأَوْا كَصَبْرُ جَبِينٍ﴾ عَسَىٰ اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا سَقِطُ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنُهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ﴾ (یوسف)

”اس نے کہا بلکہ تمہارے لیے تمہارے دل نے یہ کام خوبصورت بنا دیا ہے، میں اچھا صبر کروں گا امید ہے کہ اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا، یقیناً وہی سب کچھ جاننے اور حکمت والا ہے۔ اس نے منہ پھیر اور کہنے لگا۔ ہائے یوسف! اس کی آنکھیں غم سے سفید ہو گئیں، پس وہ غم سے بھرا ہوا تھا۔“

### سیدنا یوسف جیل کی کال کوٹھڑی میں دعا کرتے ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام بالکل بے گناہ ہونے کے باوجود کئی سال تک جیل کی سلاخوں میں بند کر دیئے گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں مصر کی حکمرانی عینیت فرمائی۔ انہوں نے غم اور خوشی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کے حضور جتنی دعائیں کیں کسی ایک دعا میں بھی اللہ کے علاوہ کسی ذات کی برکت اور کسی شخصیت کو وسیلے کے طور پر پیش نہیں کیا۔ ﴿رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ﴾ فَاطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ أَنْتَ وَلِيُّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا ۖ وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ﴿ (یوسف)

”اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے حکومت عینیت فرمائی اور باتوں کی حقیقت سمجھائی، اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا مددگار ہے، مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں فوت کرنا اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملانا۔“

### سیدنا موسیٰ کی مجبوریاں اور دعا

لم وئیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں سے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کی پیدائش ہی اس کی قوم کے لیے آزمائش بن گئی ہو۔ سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ان کی ولادت کے خوف سے ہزاروں بچے قتل کر دیئے گئے ان حالات میں وہ اپنی والدہ کے ہاں جنم لیتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو غیر ارادی طور پر ان کے ہاتھوں دشمن قوم کا ایک آدمی قتل ہو گیا۔ وہ انتہائی پریشانی کے عالم میں اپنا شہر چھوڑتے ہوئے مدین کی سرزمین پر اس حالت میں پہنچے کہ تھکاوٹ اور بھوک سے نڈھال ہو چکے تھے اس حال میں دعا کی لیکن دعا میں کسی کو وسیلے کے طور پر پیش نہیں کیا۔

﴿فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي

لَمَّا أَنْزَلْتَ إِلَىٰ مِنْ خَبِيرٍ فَتَقَرَّرَ ﴿١٠﴾ (القصص)  
”یہ سن کر موسیٰ نے ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا  
پھر ایک سائے کی جگہ جا کر بیٹھ گئے اور دعا کی  
پروردگار! جو خیر بھی تو مجھ پر نازل کرے میں اس کا  
محتاج ہوں۔“

### سیدنا یونسؑ کی بے بسی

سیدنا یونسؑ قوم کی اصلاح کے لئے مسلسل اور  
بے پناہ محنت کرتے ہیں۔ مگر قوم بد کرداریوں اور  
بد اعمالیوں میں آگے بڑھنے کے ساتھ ساتھ بار بار عذاب  
کا مطالبہ کرتی ہے۔ حضرت یونسؑ مجبور ہو کر اللہ تعالیٰ  
کی بارگاہ میں ان کی بربادی کے لئے بد دعا کرتے  
ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بد دعا قبول کر لی لیکن عذاب  
آنے میں کچھ وقت باقی تھا ان کی قوم نے اس مدت سے  
فائدہ اٹھانے کی بجائے یونسؑ کو الزامات اور طعنوں کا  
نشانہ بنایا اور مذاق اڑایا کہ تم تو کہتے تھے کہ اللہ کا قہر  
نازل ہونے والا ہے۔ بتاؤ وہ قہر اب تک کیوں نازل نہیں  
ہوا؟ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ تم انتہائی جھوٹے اور پاگل  
انسان ہو۔ (نعوذ باللہ) جناب یونسؑ اس صورت حال  
سے تنگ آ کر اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ہی اپنا گھر  
چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے۔ راستے میں دریا عبور کرنے  
کے لیے جب ایک بیڑے پر سوار ہوئے تو بیڑے کے  
وسط میں پہنچ کر جب کھانے لگا۔ اس علاقے کی روایت  
کے مطابق بادبان کہنے لگا کہ کسی طوفان کے بغیر بیڑے  
کی یہ حالت ہو جائے تو میرا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ کشتی  
میں کوئی ایسا شخص ضرور بیٹھا ہوتا ہے جو اپنے آقا سے روٹھ  
کر آیا ہو۔ اس صورت حال میں حضرت یونسؑ کو احساس  
ہوا کہ آج میں ہی اس بیڑے میں اس غلطی کا مرتکب ہوا  
ہوں کیونکہ میں نے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ہجرت  
اختیار کی ہے۔ یاد رہے کہ کوئی نبی بھی اللہ تعالیٰ کے حکم  
کے بغیر اپنی تعیناتی کے علاقے سے ہجرت نہیں کر سکتا تا  
آنکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت نہ آجائے۔

جناب سیدنا یونسؑ بیڑے کو بچانے کے لیے  
از خود دریا میں کود پڑتے ہیں وہ ایک مچھلی کا لقمہ بنے اور  
مچھلی انہیں لے کر سمندر کی تہہ میں اتر جاتی ہے۔ وہ اس  
قدر بے چارگی اور بے بسی کا شکار ہوئے کہ نہ بچھلوں کو خبر  
اور نہ جس طرف وہ جا رہے تھے ان کو کوئی علم اس قدر تنہائی

اور بے سروسامانی سے دوچار ہوئے کہ دنیا میں کوئی شخص بھی  
ایسے حالات میں گرفتار نہیں ہوا ہوگا۔ وہ اس کمپرسی کے  
عالم میں مچھلی کے پیٹ میں اپنے رب کو پکارتے ہیں تو کسی  
وسیلے، واسطے اور مدت کے بغیر فریاد کرتے ہیں۔

﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ  
نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَىٰ فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿١﴾  
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ ۚ وَكَذَلِكَ  
نُنَجِّي الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢﴾﴾ (الانبیاء)

”اور مچھلی والے کو بھی ہم نے نوازا۔ یاد کرو جب  
وہ ناراض ہو کر چلا گیا تھا اور سمجھا کہ ہم اس پر  
گرفت نہ کریں گے آخر کار اس نے تاریکیوں  
میں پکارا کہ تو پاک ہے اور تیرے سوا کوئی معبود  
نہیں بے شک میں نے ظلم کیا ہے۔ ہم نے اس کی  
دعا قبول کی اور اس کو غم سے نجات دی اور ہم  
مومنوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔“

### دنیا کے سب سے بڑے حکمران سیدنا سلیمانؑ کا طریقہ دعا

سیدنا داؤدؑ اپنے دور کے نبی اور بادشاہ تھے ان  
کے ہاں سلیمانؑ پیدا ہوئے۔ سلیمانؑ عالم شباب کو  
پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی نبوت کی خلعت سے سرفراز  
فرمایا۔ مصب نبوت کے ساتھ ہی وہ اپنے ملک کے  
حکمران بنتے ہیں۔ انہوں نے دعا کی اے مالک الملک!  
مجھے ایسا اقتدار نصیب فرما کہ قیامت تک کسی شخص کو ایسی  
حکمرانی حاصل نہ ہو سکے۔ انہوں نے بھی کسی کی حرمت  
و عظمت کا واسطہ نہیں دیا۔

﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْكَحُنِي لَحَافٌ  
مِّنْ بَعْدِي ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَكَابُ ﴿١﴾﴾ (ص)

”اور کہا کہ اے میرے رب! مجھے معاف کر دے  
اور مجھے ایسی بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کو نہ  
دی جائے بے شک تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔“

### سیدنا ایوبؑ کی معذوریات

ہر نبی جس طرح روحانی صلاحیتوں کے اعتبار سے  
منفرد ہوتا تھا ایسے ہی وہ جسمانی قوتوں کے حوالے سے  
اپنے زمانے کے لوگوں سے ممتاز ہوا کرتا تھا۔ انبیاء ہر  
اعتبار سے بڑے ہی باصلاحیت اور جسمانی اعتبار سے  
مضبوط ہوا کرتے تھے۔ انہیں کوئی ایسا عارضہ لاحق نہیں

ہوتا جس سے کار نبوت میں رکاوٹ پیدا ہو۔ حضرت  
ایوبؑ علیہ السلام وہ پیغمبر ہوئے ہیں جو ایک عرصہ تک ایسی  
بیماریوں میں مبتلا ہوئے کہ ان کے لیے چلنا پھرنا بھی  
مشکل ہو گیا۔ اسی بیماری کے دوران ان کی جائیداد ختم اور  
پورا خاندان ایک حادثے کی نظر ہوا۔ صرف ایک بیوی  
کے علاوہ ان کی خدمت کرنے والا کوئی دوسرا نہ تھا۔  
انہوں نے انتہائی کمزوری اور بے بسی کے عالم میں تندرستی  
کے لئے دعا کی تو کسی کا وسیلہ تلاش نہیں کیا۔

﴿وَإِذْ كُنَّا عَبْدًا لَّيُؤُوبَ ۚ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ  
الشَّيْطَانُ بَأْسَافٍ وَعَذَابٍ ﴿١﴾ أَزْكُضُّ بِرِجْلِكَ هَذَا  
مُغْسَلًا بِآبٍ ذَّكَرْتُ ۚ وَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَ  
مِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنَّا وَذِكْرًا لِّأُولِي  
الْأَلْبَابِ ﴿٢﴾﴾ (ص)

”اور آپ ہمارے بندے ایوب کا ذکر کریں  
جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے  
مجھے تکلیف اور مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ ہم نے  
اسے حکم دیا کہ اپنا پاؤں زمین پر مار، یہ تیرے  
نہانے اور پینے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے۔ ہم نے  
اُسے اس کے اہل و عیال واپس دیے اور اُن کے  
ساتھ اتنے ہی اپنی طرف سے عنایت فرمائے۔  
عقل و فکر رکھنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔“

### انتہائی کمزور اور ضعیف پیغمبر کی دعا

ہر انسان اپنے سلسلہ نسب کی بقا چاہتا ہے آدمی  
کو اپنی معاونت اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے نیک اور  
صالح اولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضرت زکریاؑ کی جوانی تمام توانائیوں کے ساتھ  
رخصت ہو چکی ہے اور رفیقہ حیات جسمانی طور پر اولاد جنم  
دینے سے معذور ہے۔ ان حالات کے باوجود جناب زکریاؑ  
علیہ السلام اپنے رب کی رحمتوں پر بھروسہ کیے ہوئے اولاد کے  
لیے مسلسل دعا کیے جا رہے ہیں۔ مگر اب وہ دعا کرتے  
ہوئے جھجک محسوس کرتے ہیں کہ کہیں سننے والے یہ باتیں  
نہ بنائیں کہ یہ بوڑھا اس عمر میں بھی اولاد مانگتا ہے۔ اللہ  
تعالیٰ سے مانگتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ بے شک میں  
بوڑھا اور ضعیف ہو چکا ہوں اور میری بیوی بچہ جنم دینے کے  
قابل ہی نہیں۔ لیکن اے الہی! جس طرح آپ نے مریم  
علیہا السلام کو بے موسم پھلوں سے نوازا اسی طرح بے وقت ہی سہی



نے کہا:

[لا اعطيك حتى تكفر بمحمد ﷺ،  
فقلت: لا، حتى تموت ثم تبعث، قال:  
وإني لميت ثم مبعوث؟ قلت نعم، قال:  
إن لي هناك مالا ولولدا فأفضيك]

”جب تک تو محمد کے ساتھ کفر نہیں کرے گا میں تجھے تیری رقم نہیں دوں گا۔ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر تم مرکز دوبارہ زندہ بھی ہو جاؤ تب بھی میں یہ کام نہیں کروں گا۔ عاص بن وائل کہنے لگا: کیا مجھے مرنے کے بعد پھر زندہ بھی کیا جائے گا؟ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! عاص بن وائل کہنے لگا: پھر تو یقیناً مجھے وہاں مال واولاد سے بھی نوازا جائے گا تو اس جہان میں یہ رقم ادا کر دوں گا۔“ یہ کہہ کر اس نے ان کی رقم دینے سے انکار کر دیا۔

قارئین کرام! یہ سودا دراصل رحمن کے ساتھ تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے خباب کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس موقع پر سورہ مریم کی یہ آیات نازل ہوئیں:

﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا  
وَلَكُلَّهِ أَطْلَعُ الْغَيْبِ أَمْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ  
عَهْدًا كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ  
الْعَذَابِ مَدًّا وَنَرِيَّهٖ مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا﴾

”بھلا آپ نے دیکھا جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور دعویٰ کیا: مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی! اس نے غیب سے اطلاع پائی ہے یا رحمن کے ہاں سے کوئی عہد لے لیا ہے؟ ہرگز نہیں! جو کچھ وہ کہتا ہے ہم ضرور لکھیں گے اور اس کے لیے عذاب میں بہت بڑا اضافہ کر دیں گے اور جن چیزوں کا وہ مدعی ہے ان کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا حاضر ہوگا۔“

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے قرآن کریم کو اللہ کے رسول ﷺ نے براہ راست سیکھا۔ جتنی آیات یا سورتیں نازل ہوتیں وہ ان کو اپنے سینے میں محفوظ کر لیتے اور پھر اسے دوسرے صحابہ کو سکھانا شروع کر دیتے تھے۔

قارئین کرام! آپ کو یاد ہوگا کہ مکہ کی تاریخ میں



کے سامنے اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لانے کا اعلان کیا تو ان کو اتنا مارا گیا کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ قریش ان سے اپنی تلواریں لینے آئے تھے مگر یہ ان کو توحید کا کلمہ سنارہے تھے۔ پھر ان کے گھر میں جتنا لوہا تھا جسے انہوں نے تلواریں بنانے کے لیے رکھا ہوا تھا اسے زنجیروں میں ڈال دیا گیا۔ پھر انہی زنجیروں سے ان کو باندھ دیا گیا۔ ان کے جسم کے نیچے دھتکے ہوئے کوئلے رکھے جاتے تھے۔ اس کے نتیجے میں ان کے بدن کی چربی پکھل پکھل کر کوئلوں کو ٹھنڈا کر دیتی تھی۔ ان کو مجبور کیا گیا کہ وہ دین حق سے دستبردار ہو جائیں مگر مومن کو جتنا دبا یا جاتا ہے وہ اتنا ہی ابھرتا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ بعض اوقات اپنے اس پیارے ساتھی کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کی

آپ پیٹھ کے اعتبار سے لوہار تھے۔ مکہ مکرمہ میں ان کی دکان بڑی مشہور تھی۔ وہ بڑی خوبصورت تلواریں بناتے تھے۔ لوگ ان کے بڑے گرویدہ تھے۔ یہ حالات کی ستم ظریفی تھی کہ وہ لوہار کا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور ہو گئے تھے ورنہ ان کا تعلق عرب کے بڑے مشہور خاندان تميمی سے تھا۔ وہ زمانہ جاہلیت میں انوار کر لیے گئے اور مکہ کے بازار غلاماں میں لائے گئے۔ یہاں ان کو ام انمار خزاعیہ نے خرید لیا۔ ان کا نام خباب بن ارت تھا۔ یہ ان خوش قسمت صحابہ میں سے تھے جن کو بالکل شروع ہی میں اسلام لانے کا شرف حاصل ہو گیا تھا۔ سیرت نگاروں کے مطابق وہ اسلام قبول کرنے والوں میں چھٹے خوش قسمت فرد تھے۔ مکہ کی وادی میں جس کا بڑا قبیلہ کنبہ اور خاندان نہ ہوتا وہ بالکل بے حیثیت گردانا جاتا تھا بلکہ اس شہر میں تو

بڑے بڑے خاندان کے افراد نے بھی

اسلام قبول کیا تو ان کو بہت مارا گیا اور کڑی سزائیں دی گئیں۔ مگر سابقین الاولین کے اسلام کے کیا کہنے۔ ان کو جتنا مارا گیا ستایا گیا اور سزائیں دی گئیں اتنا ہی ان کا ایمان پختہ ہوتا چلا گیا۔ خباب بن ارت ان اصحاب عظیم میں سے تھے جنہوں نے کلمہ توحید سب سے پہلے بلند کیا۔

امام مجاہدؒ کہتے ہیں کہ ”سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اسلام کا اعلان و اظہار کیا“ پھر سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا خباب بن ارتؓ، سیدنا صہیبؓ، سیدنا بلالؓ، سیدنا عمارؓ اور سیدہ سمیہ ام عمارؓ رضی اللہ عنہا نے اپنے قبول اسلام کا اظہار کیا۔“

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کا مکہ میں کوئی دفاع کرنے والا نہ تھا۔ ہر چند کہ ان کی مالکہ ام انمار نے ان کو آزاد کر دیا تھا مگر وہ دستور کے مطابق اسی کے مولیٰ کہلاتے تھے اور جب ایک دن انہوں نے قریش

حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک دن کسی نے ان کی مالکہ کو اس بات کی اطلاع دی تو اس نے ان کو زنجیروں میں جکڑ دیا۔ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اس کی اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی: [اللھم انصر خبابا] ”الہی! خباب کی نصرت فرما۔“

سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے کمزور ہونے اور کسی بڑے قبیلہ کے فرد نہ ہونے کی بنا پر ان کو خوب ستایا گیا۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے یہ لوہار تھے اور قریش مکہ کے لیے تلواریں بنایا کرتے تھے۔ مکہ کے ایک بڑے سردار عاص بن وائل کو ان کا قرض ادا کرتا تھا۔ عاص عمرو کا والد تھا اور اللہ کے رسول ﷺ کا شدید دشمن تھا۔ جب سیدنا خباب رضی اللہ عنہ نے اس سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا تو اس

دعا اور عقیدہ توحید

بقیہ

مجھے بھی اولاد جیسی نعمت سے سرفراز فرما دے۔ دنیا کا کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ حضرت زکریا علیہ السلام نے کسی وقت بھی دعائیں کسی کو واسطے کے طور پر پیش کیا ہو۔

﴿كَهَيْعَصَ ۖ ذَكَرَ رَحْمَتَ رَبِّكَ عَبْدًا زَكِيًّا ۚ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ يَدَّأْءَ حَفِيًّا ۚ قَالَ رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا ۖ وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۚ وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَٰ مِن دَوَائِي وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا ۚ يٰزَكِيَّ ۙ يٰيَسْرَىٰ ۚ وَيَسَّرْنَا لَكَ يٰعَقُوبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۚ يٰزَكِيَّ ۙ إِنَّا بُشِّرُكَ بِغُلَامٍ ۖ اسْمُهُ يٰيْحَىٰ ۖ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا ۝﴾ (مريم)

”کھایعص۔ اس رحمت کا ذکر ہے جو آپ کے رب نے اپنے بندے زکریا پر فرمائی۔ جب اس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا۔ اس نے عرض کی اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور بڑھاپے سے میرا سر چمک اٹھا ہے۔ اے پروردگار! میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی نامراد نہیں ہوا۔ مجھے اپنے بعد اپنے وارثوں کی کوتاہیوں کا ڈر لگتا ہے میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے اپنے کرم سے ایک وارث عطا فرما جو میرا وارث اور آل یعقوب کا وارث بنے۔ اے پروردگار! اس کو ایک پسندیدہ انسان بنا۔ اے زکریا! ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا، ہم نے اس نام کا اس سے پہلے کوئی شخص پیدا نہیں کیا۔“

سید المرسلین علیہ السلام کی دعائیں

﴿وَإِنْ تَوَلَّوْاْ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝﴾ (التوبة) ﴿قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝﴾ (طہ)

رب کریم نے قرآن مجید میں اپنے محبوب نبی ﷺ کو اپنے حضور مانگنے کا طریقہ سکھایا اور بہت سی دعائیں بتلائیں ہیں مگر کسی دعائیں یہ اشارہ نہیں ملتا کہ دعائیں کسی کا واسطہ دینا چاہیے آپ کو جتنی دعائیں سکھائیں گئیں ان میں اپنے رب سے بلا واسطہ مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

حامی و ناصرنہ تھا جو ان کو قریش کی چیرہ دستیوں سے بچاتا۔ ایک دن سیدنا خباب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکوہ لے کر پہنچ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ بیت اللہ میں تشریف فرما تھے۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی مدد کب آئے گی؟ اللہ کے رسول ﷺ کا چہرہ مبارک غصے سے سرخ ہو گیا۔ ارشاد ہوا:

لَكَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمُنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَنْتَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمَسِّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّوْ لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّكَبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوْ الذَّنْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ]

”(ایمان لانے کی پاداش میں) تم سے پہلی امتوں کے لوگوں کے لیے گڑھا کھودا جاتا اور انہیں اس میں ڈال دیا جاتا۔ پھر ان کے سر پر آرا رکھ کر ان کے دو گلوے کر دیے جاتے، پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ پھرتے۔ لوہے کے کنگھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے۔ اللہ کی قسم! یہ امر (اسلام) ضرور کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا (اور راستوں کے پر امن ہونے کی وجہ سے) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ صرف بھیڑیے کا خوف ہوگا مبادا اس کی بکریوں کو کھا جائے لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو۔“

سیدنا خباب بڑے جلیل القدر صحابی تھے انہوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور کئی ایک غزوات میں بھی شریک ہوئے۔

بالآخر سیدنا خباب رضی اللہ عنہ ۳۷ھ کو کوفہ میں ۷۳ برس کی عمر میں فوت ہوئے، ان سے ۳۲ احادیث روایت کی گئی ہیں۔

ایک دن ایسا بھی آیا جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لیے پھر رہے تھے اور علانیہ کہہ رہے تھے کہ وہ (معاذ اللہ) اسلام کی دعوت کو آج ہمیشہ کے لیے ختم کر دیں گے۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ کو قتل کرنا چاہتے تھے وہ اپنے اس مقصد کے لیے روانہ ہوئے تو راستے میں نعیم بن عبد اللہ سے ملاقات ہو گئی۔ اس نے عمر کے تیر دیکھے تو پوچھا: عمر! کہاں کا ارادہ ہے؟ جواب ملا کہ محمد (ﷺ) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ نعیم نے کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کر کے تم بنو ہاشم اور بنو زہرہ سے کیسے بچ سکو گے؟

عمر نے جواب دیا: لگتا ہے تم بھی بے دین ہو چکے ہو۔ انہوں نے کہا: اس سے بھی عجیب تر بات نہ بتاؤں کہ تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید بن زید بھی بے دین ہو چکے ہیں۔ اتنا سنا تھا کہ عمر اپنی بہن کے گھر کی طرف چل دیے۔ وہاں سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ ان کو قرآن کریم پڑھا رہے تھے۔ عمر کی آواز سنی تو گھر کے اندر جا کر ایک گوشے میں چھپ گئے۔ واقعے کا اختصار کرتے ہوئے بس اتنی بات کی نشاندہی کافی ہے جس کا تعلق سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے درخشاں کردار سے ہے کہ جب عمر اپنا غصہ ٹھنڈا کر چکے اور سورہ طہ کی آیات تلاوت کر کے اپنے یہ تاثرات ظاہر کر چکے کہ یہ تو بڑا عمدہ اور محترم کلام ہے۔ چلو! مجھے محمد ﷺ کا پتہ بتاؤ تو عمر کے یہ الفاظ سن کر سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ اندر سے باہر آ گئے اور کہنے لگے کہ ”اے عمر! خوش ہو جاؤ! مجھے امید ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے جمعرات کی رات تمہارے بارے میں جو دعا کی تھی کہ اے اللہ! عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے اسلام کو قوت پہنچاؤ وہ قبول ہو چکی ہے۔“

یہ بات سنتے ہی سیدنا عمر فاروق بے اختیار پکار اٹھے: خباب! جلدی بتاؤ کہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے کہاں مل سکتا ہوں؟ چنانچہ ان کے بتانے پر وہ دار ارقم تشریف لے گئے اور وہاں جا کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس واقعہ میں سیدنا خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا کردار بڑا روشن ہے۔

جیسا کہ اوپر گزرا کہ مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا تھا اور خباب رضی اللہ عنہ کو اتنا مارا جاتا تھا کہ بعض اوقات صبر کا پیمانہ چھلک اٹھتا تھا۔ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کا کوئی دفاع کرنے والا نہ تھا۔ وہ بالکل اکیلے تھے۔ ان کا کوئی

## ہندو جنونیوں کا مکروہ چہرہ

جنونی ہندوؤں نے آسمان سر پر اٹھایا ہے  
تعب کے جنوں کا بھوت سر پہ ہے سوار ان کے  
لہو مونہوں کو ان کے بے قصوروں کا لگا کیسا  
لہو مسلم سے ہولی کھیلیں ہیں دن رات وہ دیکھو  
نہیں سرکار مطلق روکتی ان بد نہادوں کو  
تماشا دنیا ساری ہی ستم رانی کا دیکھے ہے  
مرا آنکھوں کا پانی بے ضمیری کا چلن ہر سو  
مظالم بے طرح ظالم کے سہتے وہ بچارے ہیں  
کمال فن سے عاصم نے یہ آئینہ دکھایا ہے  
پڑے جو خواب غفلت میں ہیں ان سب کو جگایا ہے

کاوش فکر..... جناب مولانا عبدالرحمن عاصم (ایم اے)

## مرکزی جمعیت اہلحدیث کی طرف سے زلزلہ زدگان کے لیے ایک لاکھ سے زائد مالیت کی ادویات کی فراہمی

اسلام آباد..... مرکزی جمعیت اہل حدیث کی ذیلی تنظیم الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن اسلام آباد نے مرکز کی کال پر زلزلہ زدگان کے لیے ایک لاکھ روپے مالیت سے زائد کی ادویات زلزلہ متاثرین کی مدد کیلئے معاون صدر AYF پاکستان نعمت اللہ ظفر کے حوالے کر دیں۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا فضل الرحمن مدنی نے اسلام آباد میڈیا سیل سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ وفد ادویات لے کر بھی پہنچا جہاں سے ادویات بٹ خیلہ، شانگلہ اور چترال میں لگائے گئے میڈیکل کیمپس کے لیے روانہ کر دی گئیں، وفد میں راشد شیخ صدر AYF اسلام آباد، آصف حبیب جنرل سیکریٹری AYF اسلام آباد، سید شاہنواز حسن سیکریٹری اطلاعات، محمد شعیب اور عبدالعید شامل تھے۔ اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ خیبر پختونخواہ کے امیر مولانا فضل الرحمن مدنی نے کہا ہے کہ نوجوان جماعت کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ نوجوان تحریکوں میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہمارے نوجوان اہل حدیث پوتھ فورس کی شکل میں بیدار ہیں اور منظم انداز میں دعوت و تبلیغ کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے زلزلہ زدگان کی مدد کیلئے مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہلحدیث پوتھ فورس کے شعبہ خدمت خلق الاحسان ویلفیئر فاؤنڈیشن کی کوشش کو سراہا اور بروقت امدادی کارروائیاں شروع کرنے پر کارکنوں کے جذبے کو خراج تحسین پیش کیا۔

## ج 2015ء میں کرین حادثہ اتفاقی تھا!

فیصل آباد..... ایسوسی ایشن آف ایٹشنس جاج کے کنوینئر حافظ شفیق کاشف نے کہا ہے کہ مجموعی طور پر پرائیویٹ جج آرگنائزرز نے سعودی تعلیمات کی روشنی میں اپنی ذمہ داریاں پوری کی ہیں جس کا اعتراف سعودی حکومت نے بھی کیا ہے، تاہم انفرادی طور پر عازمین جج کی شکایات کے فوری حل کے نظام نے جج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کی کارکردگی کو نہ صرف منوایا ہے بلکہ آئندہ برسوں میں سعودی عرب میں ہوپ کے کردار کی راہیں متعین کر دی ہیں، فیصل آباد میں جج کی سعادت حاصل کرنے والے شہریوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جج 2015ء میں بڑے المناک حادثے ہوئے جو ایک داستان چھوڑ گئے۔ سعودی حکومت کو اس کا ذمہ دار ٹھہرانا قرین انصاف نہیں ہے مگر پاکستانی عازمین جج خواہ وہ سرکاری ہوں یا پرائیویٹ سعودی عرب کے سرکاری و نجی اداروں سے ہمیشہ تحفظات رہے ہیں، سعودی عرب کے گراؤنڈسروس فراہم کرنے والے ادارے بالخصوص سعودی معلمین کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے جو عازمین جج سے کئے گئے معاہدوں کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور ان کی اس غیر ذمہ داری کی سزا پاکستانی جج آرگنائزرز بھگت رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ حکومت اس سال جج پالیسی بناتے وقت ان مسائل کو سعودی حکام کے سامنے اٹھائے جو مستقل حل طلب ہیں۔



## دوسری قسم: توحید الوہیت

اس سے مراد یہ ہے کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کو یکتا مانا جائے، تمام عبادات صرف اسی کے لئے بجالائی جائیں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت کا اقرار کرنے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ وہ صرف اسی کے لئے بجالائی جائیں اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرایا جائے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید الوہیت کا اقرار کرنے سے یہ بات لازم آتی ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، صرف اللہ تعالیٰ کو حاجت روا اور مشکل کشا تسلیم کرے،

صرف اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارے، صرف اللہ تعالیٰ سے تمام امیدیں وابستہ رکھے، صرف اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل میں ہو، وہ صرف اللہ تعالیٰ پر توکل کرے، صرف

اللہ تعالیٰ کے لئے نذر مانے اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے جانور ذبح کرے۔ الغرض یہ کہ ہر قسم کی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے بجالائے اور غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکال کر صرف اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں بسائے۔

یہی وہ توحید ہے کہ جس میں رسولوں اور ان کی امتوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوا اور جہاں تک توحید کی پہلی قسم کا تعلق ہے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں تھا کیونکہ امتیں اس بات کا اقرار کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و رازق، مدبر الٰہ امور، زندگی دینے والا اور مارنے والا ہے۔ اس کا انکار چند لوگوں کے سوا کسی نے نہیں کیا اور وہ بھی صرف ظاہری طور پر اس کا انکار کرتے تھے، دل سے اس کی تصدیق کرتے تھے۔ ان میں سے ایک فرعون تھا جو بظاہر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار کرتے ہوئے کہتا تھا:

﴿أَنَا رَبُّكُمْ الْأَعْلَىٰ﴾ (الزُّمَر)

تاہم وہ دل میں اس بات کا اقرار کرتا تھا کہ وہ رب نہیں اور نہ ہی وہ خالق ہے اور نہ وہ رازق دے سکتا ہے۔ رب تو دراصل اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کہ خالق و رازق ہے۔

اسی طرح اس دور میں کیمونسٹ بھی رب تعالیٰ کا بظاہر انکار کرتے ہیں لیکن ہر عقلمند انسان کو اس بات پر یقین ہے کہ یہ کائنات بغیر خالق، بغیر مدبر اور بغیر ایجاد کرنے والے کے وجود میں نہیں آئی۔

## توحید کی اقسام

(ترجمہ) مولانا محمد اسحاق زاہد

تحریر: رابعہ الطویل

## توحید کی تعریف

”توحید“ واحد، یوحد کا مصدر ہے اور اس کا معنی ہے کسی چیز کو ایک ماننا اور اسے دوسروں سے الگ کر دینا۔ شریعت میں اس کا مفہوم ہے عبادت میں اللہ تعالیٰ کو یکتا اور اکیلا تسلیم کرنا۔

## توحید کی اقسام

شیخ صالح الفوزان اپنی کتاب (اعانة المستفيد بشرح كتاب التوحيد) میں کہتے ہیں: ”توحید کی تین قسمیں ہیں:

## پہلی قسم: توحید ربوبیت

اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کے تمام افعال میں یکتا و تنہا مانا جائے یعنی وہی اکیلا پوری کائنات کا خالق و مالک ہے، وہی تمام مخلوقات کا رازق ہے، وہی پوری دنیا کے نظام کو چلا رہا ہے اور مدبر الٰہ امور ہے اور وہی موت و حیات کا مالک ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ”توحید ربوبیت تین امور میں اللہ تعالیٰ کو یکتا ماننے کا نام ہے۔“

① خلق میں، یعنی اللہ تعالیٰ ہی تمام کائنات کا خالق ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (الاعراف)

”سن لو! ساری مخلوق اللہ کی ہے اور حکم بھی اسی کا چلتا ہے۔ بہت ہی بابرکت ہے وہ اللہ جو سارے جہانوں کا رب ہے۔“

② ملک میں، یعنی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں پوری بادشاہت ہے جیسا کہ اس کا فرمان ہے:

﴿وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الجاثیہ: 27)

”آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کیلئے ہے۔“

③ تدبیر میں، یعنی اللہ تعالیٰ ہی مدبر الٰہ امور ہے

جیسا کہ پہلی آیت سے واضح ہے۔ یہ بات معلوم ہونا چاہیے کہ صرف توحید ربوبیت کا اقرار کافی نہیں اور نہ ہی صرف اس کے اقرار سے انسان مسلمان ہوتا ہے، کیونکہ اتنا تو مشرکین مکہ بھی مانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق و مالک ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَ سَكَنَ السَّمْسِ وَالْقَمَرِ كَيْفَ قَالُوا اللَّهُ فَكُنْ﴾ (العنکبوت)

”اور اگر آپ ان سے دریافت کریں کہ زمین و آسمان کا خالق اور سورج چاند کو کام میں لگانے والا کون ہے؟ تو ان کا جواب یہی ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ہے، پھر یہ کدھر لائے جا رہے ہیں؟“

اسی طرح اس کا فرمان ہے:

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَقْنِ يَبْلُغُكَ السَّمْعُ وَالْأَبْصَارُ وَمَنْ يُخْرِجُ النَّحْيَ مِنَ الْبَيْتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ النَّحْيِ وَمَنْ يُدِيرُ الْأُمُورَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ﴾

”آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے؟ اور وہ کون ہے جو زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور مردہ کو نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟

ضرور وہ یہ کہیں گے کہ وہ اللہ ہی ہے۔ تو ان سے کہئے کہ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے؟“ (یونس)

اس کے علاوہ دیگر کئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مشرکین اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق، رازق، زندہ کرنے والا اور مارنے والا ہے لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان نہیں تھے، کیوں؟ اس لئے کہ وہ توحید کی دوسری قسم کا اقرار نہیں کرتے تھے اور وہی اصل میں انسان سے مطلوب ہے۔

عبادت کرو اور غیر اللہ کی عبادت سے بچتے رہو۔  
تو اس میں بھی یہ نہیں فرمایا کہ لوگو! میرے رب  
ہونے اور خالق و رازق ہونے کا اقرار کرو۔

یہی وہ توحید ہے کہ جس کو ماننے سے مشرکین نے  
صاف انکار کیا اور وہ اہل زمین میں سب سے زیادہ اس کا  
انکار کرنے والے تھے۔ شیطان نے انہیں اپنے معبودان  
(باطلہ) کو نہ چھوڑنے اور اکیلے اللہ تعالیٰ کیلئے تمام  
عبادت کو خالص نہ کرنے سے منع کیا۔ چنانچہ انہوں نے  
اس کی بات کو تسلیم کر لیا، فرمان الہی ہے:

﴿وَرَبِّكَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَاهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ  
السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ﴾ ﴿العنکبوت﴾  
”شیطان نے ان کیلئے ان کے اعمال کو خوبصورت  
بنادیا تھا اور انہیں راہ حق سے روک دیا تھا، حالانکہ  
وہ ہوشمند تھے۔“

### تیسری قسم: توحید اسماء و صفات

اس سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء و صفات  
میں یکتا ماننا، یعنی جو اسماء و صفات اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے  
ذکر کئے ہیں، یا اس کے رسول ﷺ نے اس کے لئے ذکر  
کئے ہیں ہم ان سب کو مخلوقات سے تشبیہ دیئے بغیر، ان  
میں تحریف کئے بغیر اور ان میں سے کسی کا انکار کئے بغیر  
تسلیم کریں اور انہیں اس طرح مانیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا  
فرمان ہے:

﴿كَيْفَ يَكُونُ لَهُ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ  
الْبَصِيرُ﴾ ﴿الشورى﴾

”اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ خوب سننے اور دیکھنے  
والا ہے۔“

لہذا ہم اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کا اقرار کرتے  
ہیں جیسا کہ اس کا فرمان ہے: (ترجمہ)

”اور اچھے اچھے نام اللہ کے لئے ہی ہیں۔ لہذا تم  
ان ناموں سے ہی اللہ کو موسوم کیا کرو اور ایسے  
لوگوں سے تعلق بھی نہ رکھو جو اس کے اسمائے گرامی  
میں کج روی کرتے ہیں، ان لوگوں کو ان کے کئے  
کی ضرور سزا ملے گی۔“

اسی طرح ان کی ان صفات عالیہ کو بھی تسلیم کرتے  
ہیں جو کمال پر دلالت کرتی ہیں اور وہ صفات جو خود اللہ تعالیٰ

اور اس کے ساتھ اس کے سفارشیوں کو بھی اس کے اور  
اپنے درمیان واسطہ بناتے ہیں۔ ان کے بارے میں وہ  
یہ دعویٰ کرتے تھے کہ یہ انہیں اللہ کے قریب کرتے ہیں،  
اس طرح گویا انہوں نے اپنے معبودوں کو چھوڑنے سے  
صاف انکار کر دیا۔ جیسا کہ قوم نوح علیہ السلام نے کہا تھا:

﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا  
سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾ ﴿نوح﴾

”اور انہوں نے کہا: لوگو! تم اپنے معبودوں کو ہرگز  
نہ چھوڑو اور تم ”ود“ کو اور نہ ”سواع“ کو اور نہ  
”یغوث“ اور ”یعوق“ اور ”نسر“ کو چھوڑو۔“

کافروں کا وطیرہ شروع سے لے کر آخر تک ایک  
ہی رہا ہے۔ چنانچہ آج کے قبر پرست بھی کہتے ہیں کہ  
حسن بٹہ اور حسین بٹہ کو مت چھوڑو۔ اسی طرح البدوی  
وغیرہ (برصغیر میں علی ہجویری، بہاؤ الحق، معین الدین چشتی  
وغیرہ) کو بھی مت چھوڑو کیونکہ ان کا مقام بہت اونچا ہے۔  
لہذا ان کیلئے جانور ذبح کرو، ان کے نام کی نذر مانو، ان  
کے مزاروں کا طواف کرو اور ان سے تبرک حاصل کرو۔  
انہیں مت چھوڑو اور ان سخت گیر لوگوں کی بات نہ مانو جو  
قبر پرستی کو چھوڑنے کی دعوت دیتے ہیں اور اولیاء کرام کی  
گستاخی کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ توحید الوہیت صرف اللہ تعالیٰ کی  
عبادت کرنے اور غیر اللہ کی عبادت کو چھوڑنے کا نام  
ہے۔ یہی وہ توحید ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تمام  
انبیاء و رسل ﷺ کو مبعوث فرمایا، اپنی کتابوں کو نازل کیا  
اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو پیدا کیا، جیسا کہ  
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ ﴿١﴾

”میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا  
کیا کہ وہ بس میری ہی عبادت کریں۔“ (الذاریت)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں  
نے انہیں اس لئے پیدا کیا کہ وہ میری ربوبیت کا اقرار  
کریں۔ اسی طرح فرمایا:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا

اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ ﴿النحل: 36﴾

”اور ہم نے ہر امت کی طرف ایک رسول اس  
پیغام کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ لوگو! اللہ ہی کی

رہی توحید الوہیت تو اس کا اقرار مخلوق میں سے کم  
لوگوں نے ہی کیا یعنی صرف رسولوں کی اتباع کرنے  
والے مومنوں نے، باقی کفار اس کا انکار کرتے رہے اور  
وہ اکثریت میں تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ  
مُشْرِكُونَ﴾ ﴿یوسف﴾

”اور ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان کا دعویٰ تو  
کرتے ہیں لیکن وہ مشرک ہوتے ہیں۔“

وہ اگرچہ توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے لیکن تمام  
عبادت اکیلے اللہ تعالیٰ کیلئے بجا لانے سے گریز کرتے  
تھے۔ اسی لئے جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعوت دی  
کہ (قولوا لا اله الا الله فلاحوا) یعنی تم سب اللہ تعالیٰ کو  
ہی معبود مان لو، کامیاب ہو جاؤ گے تو وہ کہنے لگے:

﴿اجْعَلِ الْإِلَهَةَ إِلَهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ  
عَجَابٌ﴾ ﴿١﴾ وَاطْلُقِ الْمَلَأَ مِنْهُمْ أَنْ امْشُوا وَ

اضْمُرُوا عَلَى آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُّ مَا  
سَبَعْنَا بِهِ هَذَا فِي إِلَهَةِ الْأُخْرَى إِنَّ هَذَا إِلَّا  
اخْتِلَافٌ لِّأَنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ  
هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي بَلْ لَبَّا يَدُفُّوْا  
عَذَابِي أَمْ عَنْدَهُمْ خَزَائِرٌ رَّحِمَةٍ رَبِّكَ  
الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ﴾ ﴿ص﴾

”کیا اس نے اتنے معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود  
بنادیا، یہ تو بڑی عجیب بات ہے اور سرداران کفر یہ  
کہتے ہوئے چل دیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں کی  
عبادت پر جمے رہو، بے شک یہ ایک سوچی سمجھی  
بات ہے۔ ہم نے تو یہ بات اقوام گزشتہ میں نہیں  
سنی ہے۔ (توحید کی) یہ بات تو گھڑی ہوئی ہے،  
کیا ہمارے درمیان سے صرف اسی (محمد ﷺ) پر  
قرآن اتارا گیا ہے، بلکہ وہ لوگ میرے قرآن  
میں شک کرتے ہیں، بلکہ انہوں نے اب تک میرا  
عذاب نہیں چکھا۔ یا آپ کے غالب اور عطا  
کرنے والے رب کی رحمت کے خزانے ان کے  
پاس ہیں۔“

گویا انہوں نے (لا اله الا الله) کا اقرار کرنے  
سے انکار کر دیا یا جو دیکھ وہ توحید ربوبیت کا اقرار کرتے  
تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ ہم اللہ کی عبادت بھی کرتے ہیں

واستغفار کے سوا اس غلطی کا کوئی کفارہ نہیں۔ (فتاویٰ

لجنة الدائمة للایمان: ج ۲۳ ص ۱۳۳)

⑤ قسم توڑنے کا کام کیے بغیر قسم توڑنے کی صرف نیت سے قسم نہیں ٹوٹی۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة: ج ۲۳ ص ۱۲۶)

**غیر اللہ کی قسم کھانے سے متعلق شبہ اور اس کا ازالہ:**

قرآن وحدیث میں غیر اللہ کی قسمیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض مخلوقات کی قسم کھائی ہے جس سے بعض افراد کو شبہ ہوا کہ مخلوق کے لیے مخلوق کی قسم کھانا جائز ہے۔ (کتاب التوحید از ڈاکٹر محمد طاہر القادری: ج ۱ ص ۴۰۷-۴۰۸)

جب کہ مسئلہ ایسا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اپنی حکمت کے پیش نظر مخلوقات میں سے جس کی چاہے قسم کھائے جس سے بندوں کے یہاں اس کے درجات کو بلند کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (تیسرے اعزیز الحمد: ۵۱۱) جیسے والفجر والضحیٰ والتین والعصر وغیرہ۔ لیکن بندوں کے لیے اجازت نہیں کہ وہ مخلوقات کی قسم کھائیں۔

## الاسلام ڈائری 2016ء

جماعتی جذبوں کی آئینہ دار

ایک دعوت ایک پیغام

ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔ اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار نو روپے 2500/-

ایک صفحہ اشتہار ایک کلر 1500/- روپے

نصف صفحہ ایک کلر 1000/- روپے

ڈائری کی عام قیمت 400/- روپے

رعایت کے ساتھ 300/- روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

شناختی کارڈ (محمد بشیر انصاری) 5-3207371-34101

رابطہ: الحمدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

## وی پی آر شاہی

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی آر شاہی جارہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

اور تشبیہ کی نفی ہے وہاں صفات (سمیع و بصیر) کا اثبات بھی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ اثبات اسماء و صفات تشبیہ کا متقاضی ہرگز نہیں، فرمان الہی ہے:

﴿فَلَا تَضَرِبُوا إِلَٰهَ الْأَمْتَالِ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَ أَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (النحل)

”پس تم لوگ اللہ کیلئے مثالیں نہ بیان کرو، بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔“

یاد رہے کہ اہل السنہ والجماعۃ اللہ تعالیٰ کیلئے اسماء و صفات کو ثابت کرتے ہیں جبکہ جمہیہ، معتزلہ اور اشاعرہ وغیرہ ان کا یا انکار کرتے ہیں یا ان کی تاویلیں کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ بعض صفات کا اقرار کرتے ہیں اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔

نیز یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ توحید کی یہ تین قسمیں کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں نہ کہ علم الکلام سے یا متکلمین کے اصولوں سے۔ چنانچہ وہ آیات جو اللہ تعالیٰ کے افعال کے بارے میں ہیں ان سے توحید ربوبیت، اور وہ آیات جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بارے میں ہیں اور غیر اللہ کی پوجا چھوڑنے کے بارے میں ہیں ان سے توحید الوہیت، اور جو آیات اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کے بارے میں ہیں ان سے توحید اسماء و صفات ثابت ہوتی ہے۔ لہذا اس تقسیم کو بدعت قرار دینا بہت بڑا مغالطہ ہے جیسا کہ اس دور میں کئی جاہل اور گمراہ لوگ اسے بدعت تصور کرتے ہیں، فرمان الہی ہے:

﴿يُؤَيِّدُون لِيُظْفِرُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمِّمُ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ (الصف)

”وہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنا چاہتے ہیں چاہے کفار کو یہ بات کتنی ہی ناگوار گزرے۔“

اللہ تعالیٰ حق بات سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

.....

## بقیہ

⑤ اگر کوئی اپنے اوپر بیوی کے علاوہ کسی حلال کو حرام کر لے تو وہ حرام نہیں ہو جاتا بلکہ اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ (بخاری تفسیر القرآن: ۳۹۱۱)

⑥ اگر کوئی جھوٹی قسم کھائے تو یہ اتنا سنگین گناہ ہے کہ تو بہ

نے اپنے لئے یا اس کے رسول ﷺ نے بیان فرمائی ہیں ہم ان سب کو اپنی عقلی آراء کے دخل کے بغیر مانتے ہیں۔ (علیم، رحیم، سمیع، بصیر) وغیرہ۔ سو اللہ تعالیٰ سزا اور دیکھتا ہے اور ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ رحم فرماتا ہے اور غضبناک بھی ہوتا ہے اور دیتا ہے اور روکتا ہے، کسی کو ذلیل کرتا اور کسی کو عزت دیتا ہے..... اسی طرح اللہ کی ذاتی صفات ہیں مثلاً چہرہ اور ہاتھ وغیرہ۔ ان صفات کے بارے میں ہم یہ قطعاً نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ یہ صفات انسانوں میں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے ہم نہیں اللہ تعالیٰ کیلئے تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس کیلئے ان کو تسلیم کرنے سے خالق کی مخلوق سے تشبیہ لازم آتی ہے۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیلئے وہ اسماء و صفات ہیں جو اس کے شایان شان ہیں اور جو اس کی عظمت اور کبریائی کے لائق ہیں اور مخلوق کیلئے وہ اسماء و صفات ہیں کہ جو اس کے لائق ہیں۔ نام میں اشتراک یا نام اور معنی میں اشتراک حقیقی اشتراک کا متقاضی نہیں۔

اس حقیقت کو ایک مثال کے ذریعے یوں واضح کیا جاسکتا ہے کہ جنت میں مثلاً انگور، انار اور کھجوریں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے اور ان ناموں کے پھل دنیا میں بھی موجود ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ نام تو مشترک ہیں لیکن جنت کے پھل دنیا کے پھلوں جیسے ہرگز نہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات ہیں جو کہ نام و معنی کے اعتبار سے اگرچہ مخلوق کے اسماء و صفات کے ساتھ مشترک ہیں لیکن حقیقت اور کیفیت کے اعتبار سے یقیناً مختلف ہیں اور ان کی حقیقت و کیفیت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ لہذا ان میں تشبیہ بالکل نہیں ہے کیونکہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مشابہ ہو ہی نہیں سکتی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوری)

”اس جیسی کوئی چیز نہیں، وہ خوب سننے اور دیکھنے والا ہے۔“

اور نہ ہی اس کے اسماء و صفات کو تسلیم کرنے سے تشبیہ لازم آتی ہے جیسا کہ منکرین اسماء و صفات اور ان کی تاویلیں کرنے والوں کا دعویٰ ہے۔ یہ ان کی کج فہمی، گمراہی اور حق سے بے رغبتی کا نتیجہ ہے، ورنہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ خالق و مخلوق کے درمیان بہت زیادہ فرق ہے اور جو آیت ہم نے ذکر کی ہے اس میں جہاں مماثلت



اللہ تعالیٰ کا کلام مراد رہنا چاہیے اگر قرآن سے کسی کی مراد مصحف کے اوراق اور روشنائی ہو تو ایسی قسم جائز نہیں کیونکہ یہ ساری اشیاء مخلوقات ہیں اور مخلوق کی قسم (مخلوق کے لیے بہر صورت) جائز نہیں۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة: ج ۱)

### قسم پر زور دینے کے لیے مصحف کا استعمال:

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والے کو مصحف کے ذریعے یا مصحف پر ہاتھ رکھوا کر یا مصحف کے اندر ہاتھ رکھوا کر خوف دلانے کی اجازت ہے لیکن دیگر علماء نے اسے بدعت قرار دیا ہے کیونکہ نبی ﷺ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام نے خوف دلانے کے لیے ایسا طریقہ اختیار نہیں کیا لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے۔ الجامع الاحکام القرآن، تفسیر سورہ المائدہ: ۱۰۶-۱۰۸)

### قسم توڑنے پر کفارہ:

اللہ تعالیٰ نے عام قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا، انہیں لباس فراہم کرنا یا غلام آزاد کرنا یا تین دن کے روزے رکھنا بتایا ہے۔ (المائدہ: ۸۹)

### غیر اللہ کی قسم کھانا منع ہے:

بعض ماں باپ جذبات میں بہہ کر اپنے بچوں کی قسم کھاتے ہیں اور بچے والدین بالخصوص ماں کی قسم کھاتے ہیں بعض جوڑے محبت میں ڈوب کر اپنے محبوب کی قسم کھاتے ہیں اور بعض تو بدعتیہ کی وجہ سے کسی نبی صحابی ولی اور فرشتے کی قسم کھاتے ہیں حالانکہ کسی بھی مخلوق کی قسم جائز نہیں۔

کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمر کو اپنے والد کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا: [أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِهِمْ مِنْ كَانِ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصْمِتْ] (بخاری، کتاب الایمان: ۶۶۴۶)

”خبردار! بے شک اللہ تمہیں اپنے آباء (باپ دادا) کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے (تو) جسے قسم کھانا ہے وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموشی اختیار کر لے۔“

سعد بن عبیہ نے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی شخص کو کبھی کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو فرمایا:

[لَا يَحْلِفُ بِغَيْرِ اللَّهِ] (ترمذی، اللہ و: ۱۵۳۵)

”غیر اللہ کی قسم نہیں کھائی جاتی۔“



توحید باری تعالیٰ میں یہ بھی داخل ہے کہ بندہ اسی کی اس کے نام و صفات اور افعال کی قسم کھائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ]

(مسلم، الایمان: ۴۳۴۸)

”جس کسی کو قسم کھانا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے۔“

اللہ تعالیٰ کی صفت کی قسم جیسے: وعز تک۔ (۱) اللہ! تیری قوت و غلبہ کی قسم۔ (بخاری)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اکثر ان کلمات کے ذریعے قسم کھایا کرتے تھے:

[لَا وَمَقْلَبِ الْقُلُوبِ] (بخاری، القدر: ۶۶۱۷)

”دلوں کو پھرنے والے کی قسم۔“

امام امیر صنعانی نے کہا کہ [وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ] بھی اللہ تعالیٰ کی صفات کی قسم کھانے میں داخل ہے۔ (التوہید شرح الجامع الصغیر: ج ۱، ص ۳۶۷)

### قرآن کی قسم کھانے کا حکم:

بعض اہل علم (مستقدمین فقہائے حنفیہ) لیکن متاخرین کا موقف جمہور کا موقف ہے۔ (۲) نے کہا کہ قرآن کی قسم نہیں کھانی چاہیے کیونکہ یہ قدیم زمانے میں رائج تھی نہ عرف میں رائج ہے۔ (المبسوط للرخسی، الطلاق: ج ۲، ص ۲۳)

جبکہ جمہور علماء بشمول عبداللہ بن مسعود وغیرہ کا یہ موقف ہے کہ قرآن کی قسم کھانے کی اجازت ہے کیونکہ اپنے الفاظ و معانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کا کلام اس کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور اس کی صفت کی قسم کھانا جائز ہے۔ (فتاویٰ اللجنة الدائمة: الایمان: ج ۲، ص ۲۳)

وضاحت: قرآن کی قسم کھاتے وقت قرآن سے

### قسم کی اہمیت:

قرآن مجید میں جہاں اللہ نے قسموں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا وہیں ان کا غلط استعمال کرنے سے منع کیا۔ کیونکہ ان کے غلط استعمال کی وجہ سے بظاہر کچھ فائدہ ہوتا نظر تو آتا ہے لیکن درحقیقت برکت ختم ہو جاتی ہے۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت سے محرومی بھی ہوتی ہے۔ قسم کا غلط استعمال کرنے والے کو گناہوں سے پاک بھی نہیں کیا جائے گا بلکہ اسے دردناک سزا دی جائے گی۔ علاوہ ازیں اگر کوئی قسم کھانے میں بے احتیاطی برتے تو یہ ایک طرح سے شر کی ایسی علامت ہے جس سے اعمال برباد اور عبادات اکارت ہو جاتی ہیں۔ (مسلم، البر والصلة والادب: ۶۸۳۷)

بلکہ قسم کا غلط استعمال انسان کی دنیا و آخرت کو اس طرح برباد کر دیتا ہے کہ وہ جہنم رسید ہو کر رہے گا۔ (ابوداؤد الادب: ۳۹۰۱)

### قسم کی قسمیں:

اہل علم نے قسم کی تین قسمیں بیان کی ہیں:

- قسم جو اسمائے حسنی و صفات علیا کے ذریعے کھائی جائے یعنی بنجیدگی سے قسم کھائی جائے۔
- بیمین غموس یا بیمین فاجرہ یا بیمین سابرہ جس میں قسم کھانے والا جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھاتا ہے تاکہ کسی کا مال ناحق حاصل کرے یا کسی کی خیانت کرے یا کوئی گناہ کرے۔
- بیمین اغوی یعنی قسم کے ایسے کلمات جو ادا تو کیے جاتے ہیں لیکن ان سے قسم کھانا مقصود نہیں ہوتی جو قسم کی نیت کے بغیر یوں ہی زبان سے جاری ہو جاتے ہیں جن پر اللہ نے گرفت نہیں رکھی۔ تکیہ کلام کے طور پر عوام ایسی قسمیں بہت کھاتے ہیں۔

### اللہ کی قسم کھانا چاہیے:

(کشف المحجول لابن الجوزی: ۱۸۳۳)

امام ابن العربی نے کہا کہ جس نے ان کی قسم سنجیدگی کے ساتھ کھائی تو وہ کافر ہے اور جس نے لافنی یا بھول چوک سے کھائی تو اسے کلمہ توحید ادا کرنا پڑے گا جو اس (غلطی) کا کفارہ ہو جائے گا۔

امام سلیمان التمیمی نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم کھانے والے نے بت کی تعظیم کی ایک شکل اختیار کی اسی لیے اسے لا الہ الا اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا، جو تجدید اسلام کے طور پر نہیں بلکہ اس غلطی کے کفارے کے طور پر ہے۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ کلمہ پڑھنے کا حکم دیا جانا تجدید اسلام کے طور پر ہے تب بھی اس کے کفر کی وجہ سے تجدید اسلام نہیں ہوگا بلکہ ایمان کی کمی کی وجہ سے تجدید اسلام ہوگا۔ (جو دراصل اضافہ ایمان ہے۔) (تیسیر العزیز الہندی: ۵۱۳)

### قسم سے متعلق کچھ متفرق مسائل:

① جس نے ان شاء اللہ کہتے ہوئے قسم کھائی (اور اسے پورا نہ کر سکا) تو بالاتفاق اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی (یعنی کفارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں) (ترمذی)

(ابواب اللہ ووالایمان: ۱۵۳۲)

② اگر کوئی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے پھر اسے کوئی اور بات اس سے بہتر لگے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے اور جو بہتر لگے اسے اختیار کرنا چاہیے۔ (بخاری الایمان والذ: ۶۲۲۳)

یعنی یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں نے قسم کھالی ہے اسی پر قائم رہوں گا۔ بلکہ جو بات حق اور سچ ہے اسے اختیار کرنا چاہیے۔

③ اگر کوئی کسی اور کے لیے قسم کھا کر کہے کہ تم فلاں کام کرو گے تو اسے کرنا ضروری نہیں کیونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے قسم کھا کر کہا کہ خواب کی تعبیر کے بارے میں آپ مجھے میری غلطی بتائیں تو نبی ﷺ نے غلطی بتانے کی بجائے فرمایا کہ قسم مت کھاؤ۔ (بخاری التعمیر: ۷۰۴۶)

④ اگر کوئی قسم کھائے اور اسے پورا نہ کر سکے تو اسے اوسط درجے کا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا پڑے گا یا انہیں لباس فراہم کرنا پڑے گا یا گردن آزاد کرنا پڑے گی یا تین دن کے روزے رکھنے پڑیں گے۔ (المائدہ: ۸۹)

کہ کسی مخصوص فرد پر کوئی شرعی حکم لاگو کرنا ہو تو اس وقت اس جیسی تفصیلی بحث گہرا علم رکھنے والوں کے درمیان چھیڑی جائے گی۔ واللہ اعلم!

### غیر اللہ کی قسم کفر ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك]

(ترمذی: ۱۵۳۵)

”جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کھلا کفر یا شرک کیا۔“

شیخ صالح الفوزان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ کھلا کفر یا کھلا شرک یہ الفاظ راوی کی جانب سے بطور شک ہو سکتے ہیں یا اس جملے میں او واو کے معنی میں ہیں، یعنی مطلب یہ ہو گا کہ جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کھلا کفر اور شرک کیا، کیونکہ کسی شے کی قسم کھانا اس کی تعظیم کرنا ہے اور عظمت درحقیقت اللہ وحدہ کے لیے ہے اسی لیے صرف اسی کی قسم کھانا چاہیے۔

### غیر اللہ کی قسم کا کفارہ:

گزشتہ اوراق میں اللہ تعالیٰ کی قسم اور قرآن کا کفارہ بتایا گیا، لیکن اگر کوئی غیر اللہ کی قسم کھائے تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[من حلف فقال في حلفه واللات والعزى فليقل لا اله الا الله] (بخاری، تفسیر القرآن: ۴۸۶۰)

”جس نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں لات و عزی (غیر اللہ/قزبت وغیرہ) کی قسم کھائی تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے۔“

امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ غیر اللہ کی قسم کھانے والے پر لا الہ الا اللہ کہنا اس لیے واجب کیا گیا کیونکہ اس پر کفر لازم آنے کا خدشہ ہے، لہذا جب اس نے (غیر اللہ کی) قسم کھائی تو کفار کی مشابہت اختیار کی تو اسی لیے توحید کا کلمہ پڑھنے کا حکم دیا گیا جو اسے شرک سے بری کر دیتا ہے۔

یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی نو مسلم ہو اور اس کی زبان پر بے اختیار اس طرح کی قسم جاری ہو جائے تو اسے لا الہ الا اللہ کہنا چاہیے تاکہ اس غلطی کی تلافی ہو سکے۔

پتہ چلا کہ نبی ﷺ اور خلفائے راشدین و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کیا، بلکہ امام ابن عبد البر نے کہا کہ ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ غیر اللہ کی قسم (مطلقاً) جائز نہیں۔ (طرح الثریب: ج ۲ ص ۱۳۲)

### غیر اللہ کی قسم شرک ہے:

سعد بن عبدہ نے کہا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (شاید کسی اور) شخص کو اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو اسے کنکری سے مارا اور نبی ﷺ کا فرمان سنایا:

[كل يمين يحلف بها دون الله شرك]

(المستدرک علی الصحيحین: ج ۴ ص ۴۶)

”جو بھی قسم اللہ کے سوا کسی اور کی کھائی جائے تو شرک ہوگی۔“ (التوحید لابن مندہ: ج ۲ ص ۳۳)

بعض روایات میں ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی آدمی کو کہنے کی قسم کھاتے ہوئے سن کر فرمایا کہ تم برباد ہو جاؤ اور پھر اسے درج بالا حدیث سنائی۔ (العجم الکبیر: ج ۱ ص ۲۳۲)

معلوم ہوا کہ نبی صحابی ولی فرشتہ کعبہ ماں باپ اولاد محبوب وغیرہ کسی بھی مخلوق کی قسم کھانے کو نبی ﷺ اور صحابہ کرام نے شرک شمار کیا، لہذا روزمرہ کی عام بول چال میں زبان کا احتیاط سے استعمال اور اس جانب خصوصی توجہ دینا انتہائی ضروری ہے۔

### غیر اللہ کی قسم شرک اکبر یا شرک اصغر:

امام ترمذی وغیرہ نے غیر اللہ کی قسم کھانے کو ریا کاری کی طرح شرک اصغر بتایا اور اسے (حقیقی شرک اکبر پر محمول کرنے کی بجائے) شدت ممانعت پر محمول کیا۔ (ترمذی اللہ ووالایمان: ۱۵۳۵)

اور امام طحاوی شیخ البانی، شیخ بکر ابوزید نے بھی اسی موقف کو پسند کیا ہے۔ (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ: ۲۰۴۲)

لیکن یہ بات ضرور ذہن نشین رہنی چاہیے کہ جب عوام کو غیر اللہ کی قسم کھانے سے روکا جائے تو شرک اکبر و اصغر کی تفصیل بتائے بغیر روکا جائے گا، جس طرح نبی ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے وقت کسی بھی طرح کی تفصیل بیان نہیں کی، ورنہ عوام کے دلوں سے ان غلطیوں سے کراہت ختم یا کم ہو جائے گی، لہذا بہتر ہے

## کابینہ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ

امیر..... مولانا عبدالہادی العمری  
نائب امیر اول..... مولانا منیر قاسم  
نائب امیر..... مولانا محمود الرحمن  
سیکرٹری جنرل..... محمد حبیب الرحمن  
ڈپٹی سیکرٹری..... مولانا ثانیہ خاں جمیل احمد  
ناظم مالیات..... حاجی محمد امجد  
نائب ناظم مالیات..... افتخار احمد  
آفس سیکرٹری..... عجائب خان  
مجلہ صراط مستقیم مدیر اعلیٰ..... مولانا عبدالہادی العمری  
اسلامک جوڈیشری بورڈ..... مولانا محمد عبدالہادی العمری  
اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ..... مولانا محمد ابراہیم میر پوری

## مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی مجلس عاملہ کا پہلا اجلاس

برمنگھم (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کی مجلس عاملہ کا نئے انتخابات کے بعد پہلا اجلاس گزشتہ روز برمنگھم مرکز میں زیر صدارت مولانا عبدالہادی امیر جمعیت منعقد ہوا۔ اجلاس میں مولانا منیر قاسم بریڈ فورڈ، مولانا حفیظ اللہ خان مدنی، مولانا ثانیہ خاں جمیل احمد برمنگھم، مولانا کنور ٹیکیل لندن، حافظ عبدالباسط نیوکاسل، برادر محمد شاذان، مولانا شفیق الرحمن شاہین اولڈھم، حافظ شریف اللہ شاہد، جناب حاجی مصدق حسین، حافظ عبدالاعلیٰ درانی بریڈ فورڈ، برادر صہیب احمد گلاسگو، برادر محمد اشرف مانچسٹر، ودیگر اراکین نے شرکت کی۔ برادر صہیب احمد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا حافظ حبیب الرحمن جنرل سیکرٹری نے برطانیہ کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے اراکین کو خوش آمدید کہی۔ اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مرکزی جمعیت کا یہ اجلاس مرکزی کابینہ کی تشکیل کیلئے طلب کیا گیا ہے۔ انہوں نے سابقہ قیادت اور کابینہ کے تمام اراکین کی مثبت کارکردگی پر اظہار اطمینان کرتے ہوئے تمام سابقہ ناظمین کا شکریہ ادا کیا، ہاوس نے نائب امیر اول مولانا منیر قاسم، نائب امیر دوم مولانا حافظ محمود الرحمن شری پوری اور نائب ناظم مولانا ثانیہ خاں جمیل احمد العمری کے ناموں کی توثیق کی۔ دیگر شعبوں کیلئے ناظمین کا تقرر کرتے ہوئے جماعت کی کارکردگی اور اندرونی و بیرونی سرگرمیوں اور جماعتی پالیسیوں سے بذریعہ میڈیا باخبر رکھنے کیلئے حافظ عبدالاعلیٰ درانی کو ناظم نشر و اشاعت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ جماعت کی تبلیغ و دعوت کو منظم کرنے کیلئے مولانا حافظ شریف اللہ شاہد اور تعلیم و تدریس اور نصاب کی تدوین کے شعبہ کا مولانا کنور ٹیکیل لندن اور حافظ عبدالباسط نیوکاسل کو مشترکہ طور پر مسؤل بنایا۔ ویلفیئر ٹرسٹ کیلئے مولانا ابراہیم میر پوری اور مجلس القضاء الاسلامی کا شعبہ امیر جماعت کی زیر نگرانی کام کرے گا۔ دعوتی دنیا میں جماعت کے منفرد آرگن ماہنامہ صراط مستقیم کی مجلس ادارت میں مولانا حفیظ اللہ خان اور حافظ عبدالاعلیٰ درانی کے نام شامل کیے گئے۔ برادر عجائب خان اور مولانا ثانیہ خاں جمیل حسب سابق ماہنامہ صراط مستقیم کے ساتھ منسلک رہیں گے۔ ٹی وی پروگراموں کے ذریعے دعوت دین کا کام مولانا شفیق الرحمن شاہین، پروفیسر مطیع الرحمن، مولانا عبدالستار عاصم تسلسل کے ساتھ تعاون جاری رکھیں گے۔ اراکین مجلس عاملہ نے اس بات کو بھی یقینی بنایا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث دعوتی و تبلیغی جماعت ہونے کے باوجود مسلم امہ کے مشترکہ مفادات سے آنکھیں بند نہیں کر سکتی۔ بلکہ داسے در سے، قد سے اور سخنے ان کا ساتھ دے گی اور مالی امداد کیلئے اس کا ویلفیئر ٹرسٹ اپنے اہداف حسب سابق پورے کرتا رہے گا۔ جنرل سیکرٹری مولانا حبیب الرحمن نے بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی کی برطانیہ آمد پر احتجاجی تحریک میں بھرپور شرکت کا اعلان کیا کہ وہ خود اپنے رفقاء اور جماعتی احباب سمیت اس مظاہرے میں شریک ہوں گے کیونکہ اہل کشمیر کا مفاد بکام مشترکہ مسئلہ ہے جسے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں حل کیا جانا چاہیے اور بھارت کی انتہا پسند قیادت پاکستان اور بھارت کیلئے مسلسل در دسری ہوئی ہے جس کے خلاف مشترکہ آواز اٹھانا فرض عین ہے۔ ویرس انشا امیر جماعت مولانا عبدالہادی اور ناظم مولانا حبیب الرحمن نے اختتامی کلمات میں تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور واضح کیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کا اصل ہدف دعوت توحید و اتباع سنت ہے۔ یہ کوئی روایتی سیاسی آرگنائزیشن نہیں بلکہ دعوتی تبلیغی اور اصلاحی و فلاحی تحریک ہے۔

## حضرت حافظ عبدالحمید ازہر صاحب کی علالت!

✽ ممتاز عالم دین، مرکزی جمعیت اہل حدیث راولپنڈی کے سرپرست اور جامع مسجد محمدی اہل حدیث راولپنڈی کے خطیب حضرت حافظ عبدالحمید ازہر صاحب بعارضہ دل کئی روز سے صاحب فراش ہیں۔ دل کا بائی پاس تو بچہ اللہ کامیاب رہا مگر نقاہت و کمزوری بہت بڑھ گئی ہے۔ جملہ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہم اشفع شفاء کاملہ عاجلہ۔ (ادارہ)

## احباب جماعت متوجہ ہوں!

✽ میں بحیثیت امیر ضلع ذاتی طور پر تزیہ جاری نہیں کرتا، دوسرا اگر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ کی طرف سے کسی قسم کا بھی تزیہ جاری ہو تو براہ مہربانی پہلے مجھ سے تصدیق فرمائیں تاکہ احباب جماعت فراڈ سے بچ سکیں۔ دعا گو: حافظ عبدالباسط شیخوپوری، امیر ضلع شیخوپورہ

## عظمت صحابہ کانفرنس

✽ اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام عظیم الشان عظمت صحابہ کانفرنس مؤرخہ 6 نومبر بروز جمعہ المبارک بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد طوبی اہل حدیث L-134/9 میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری ابوذر غفاری نے کی۔ حمد و نعت مولانا یحییٰ نصیر اور قاری محمد رمضان ساجد نے پیش کی۔ عزیز محمد اویس، مولانا محمد اسماعیل بلوچ کے خطابات کے بعد خصوصی خطاب شیر پنجاب مولانا منظور احمد آف جو گرانوالہ نے کیا۔ کانفرنس میں مولانا احمد یار صدیقی، قاری احمد فاروق عدیل، مرزا احمد یوسف عابد، مولانا عبدالغفور یورش و دیگر علماء کرام نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ منجانب: قاری محمد حسن سلفی خطیب مسجد ہذا

## ضروری اعلان

✽ ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مولانا محمد نسیم زاہد قصوری ولد صوفی مکھن کو مدرسہ شمس الحدیث ملتان روڈ بور یوالہ کی سفارت سے بعض وجوہات کی بنا پر فارغ کر دیا گیا ہے۔ وہ اب مدرسہ کے سفیر نہ ہیں۔ اگر کسی جگہ پر چندہ لینے کی اطلاع ہو تو اطلاع دینے والے صاحب کے ممنون ہوں گے۔

منجانب: (مولانا) عبدالحمید شورش بھامبوی

مہتمم ادارہ ہذا: 0300-699510

قاری محمد قاسم ناظم: 0345-7100799

## اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کا اجلاس

8 نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور میں اہلحدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن پنجاب کا اجلاس جواہد اقبال بخاری صدر ASF پنجاب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مہمان خصوصی حافظ عبدالکریم MNA ناظم اعلیٰ مرکزیہ تھے حافظ بابر فاروق رحیمی، حافظ طلحہ احسان صدر ASF ضلع گوجرانوالہ میاں محمد احسان عمر صدر ASF خانیوال، صفوان فاروقی صدر ASF لاہور، محمد عثمان صدر ASF ڈویژن گوجرانوالہ، یاسین شاہ جنرل سیکرٹری ASF ضلع گوجرانوالہ، محترم سفیان عارف رابطہ سیکرٹری ضلع لاہور، حافظ محمد طیب صدر ASF سٹی قصور، محمد طاہر الحسن صدر ASF سٹی شیخوپورہ، حافظ عبدالماجد صدر ASF سٹی سیالکوٹ، حافظ راشد محمدی صدر ASF سٹی گوجرانوالہ، وسیم عباس جنرل سیکرٹری ASF سٹی شیخوپورہ، محترم عثمان یزدانی صفدر آباد میاں محمد حامد لاہور، حافظ عطاء الرحمن لاہور، محمد جنید (شاہدرہ) دودگیر نے شرکت کی۔

مناصب: شعبہ نشر و اشاعت ASF پنجاب

### ضرورت مدرس

جامعہ مدنیہ اہلحدیث چٹوکی ضلع قصور میں شعبہ حفظ کے لیے تجربہ کار ماہر تہجید مدرس کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت دیا جائے گا۔

رابطہ: میاں جواد محمود 0300-7135547

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر ٹیکنک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

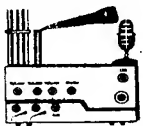
**ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر**  
ایڈسٹائونڈ سسٹم

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

**Al-Fatah**  
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

Mob: 0321-7432246  
Mob: 0334-7967107  
Ph: 055-4230167

**الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر**

نیو ایمپلی فائر کی بہترین دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

نیائیں چوک نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

# اخبار الجماعۃ

## تحصیل رحیم یار خاں کی تبلیغ کاوشیں

زیر امارت مرزا افتخار بیگ اور زیر نظامت قاری ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل رحیم یار خاں:

4/9/15..... مرکز مبارک مسجد مسلم بازار اہلحدیث سٹی رحیم یار خاں..... خطبہ جمعہ حضرت قاری عبدالرحیم کلیم (آف DG خاں)..... نگرانی مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر رحیم یار خاں

4/9/15..... مرکز منہاج الاسلام نہر کنارہ غوثیہ کالونی..... درس قرآن بعد نماز مغرب مولانا قاری عبدالرحیم کلیم..... نگرانی قاری ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم

4/9/15..... مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی..... خطبہ جمعہ حضرت منیب الرحمن راسخ (گوجرانوالہ)..... نگرانی حافظ طلحہ زین العابدین مرکز منہاج الاسلام

5/9/15..... مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی سٹی رحیم یار خاں..... درس حدیث بعد نماز فجر مولانا منیب الرحمن..... نگرانی قاری ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم

5/9/15..... جامع مسجد مبارک اہلحدیث غلہ منڈی کوٹ سامنہ رحیم یار خاں..... درس بعد نماز مغرب قاری ثناء اللہ شاہد/رانا محمد شاہد/مرزا افتخار بیگ..... نگرانی ڈاکٹر حبیب الحق/ڈاکٹر رانا محمد شاہد محمدی

6/9/15..... مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی..... درس قرآن بعد نماز عصر مولانا قاری ساجد منیر خطیب چک 103 ابوظہبی روڈ..... نگرانی صاحبزادہ حافظہ حمزہ شاہد

14/9/15..... مرکزی جامع مسجد مبارک اہلحدیث غلہ منڈی کوٹ سامنہ رحیم یار خاں..... خطبہ جمعہ مولانا صفوی عبدالرحمن (آف رحیم یار خاں)..... نگرانی مولانا ڈاکٹر شاہد محمدی/ڈاکٹر حبیب الحق

16/9/15..... مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی رحیم یار خاں..... درس قرآن بعد نماز عصر مولانا صفوی عبدالرحمن جٹ..... نگرانی مولانا قاری ثناء اللہ شاہد قصوری

18/9/15..... مرکزی جامع مسجد اہلحدیث چک 103/P ابوظہبی روڈ رحیم یار خاں..... درس حدیث بعد نماز مغرب مولانا مرکز افتخار بیگ..... نگرانی قاری ساجد منیر خطیب مسجد ہذا

18/9/15..... مرکزی جامع مسجد مبارک اہلحدیث مسلم بازار سٹی رحیم یار خاں..... خطبہ جمعہ مولانا ریحان بیگی آف



## احباب جماعت توجہ فرمائیں!

حسن کالونی علی پور روڈ قلعہ دیدار سنگھ جواک انتہائی پسماندہ غریب لوگوں کی آبادی ہے ابھی تک مسجد سے محروم ہے اور لوگوں کو نماز ادا کرنے اور بچوں کو قراآن پڑھانے سے متعلق بہت سی مشکلات ہیں۔ اس صورت حال کے پیش نظر وہاں ہم نے

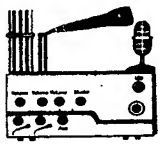
## جامع مسجد شہداء اہل بیت

کے لیے جگہ خریدی ہے، جگہ کی آدھی رقم ادا ہو چکی ہے اور بقیہ رقم مبلغ پانچ لاکھ روپے ابھی ادا کرنے ہیں اور ساتھ ہی مسجد کی ابتدائی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ مٹی وغیرہ ڈالی جا رہی ہے۔ نماز پڑھنے کے لیے ایک ہال کمرہ چار دیواری واش روم پمپ وغیرہ کی ضرورت ہے۔ لہذا مخیر احباب سے اپیل ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے والدین کی طرف سے صدقہ جاریہ کرتے ہوئے اس مسجد کی تعمیر میں ضرور تعاون کریں۔ انتہائی مستحق جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں آپ کو جنت عطا فرمائے۔

رابطہ حکیم ابو طلحہ احسان اللہ ضیاء  
بانی و مہتمم مسجد  
(امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرانوالہ)

0300-7477899 - 0321-7185083

رقم بھیجنے کے لیے بینک اکاؤنٹ نمبر 0493-79007339-03  
برانچ حبیب بینک قلعہ دیدار سنگھ، ضلع گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی  
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ  
055-4212804, 4226706-0300-6430029

## مولانا ثناء اللہ سالک کا انتقال پر ملال

یہ اطلاع باعث افسوس ہے کہ دارالعلوم ہلستان غواڑی کے شیخ الحدیث مولانا ثناء اللہ سالک مختصر علالت کے بعد یکم نومبر 2015 کی شب قضائے الہی سے انتقال فرما گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی دینی و دنیوی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع ہے اور ان کے تلامذہ میں بہت سے جید علماء کرام شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور متعلقین کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

## حافظ محمد ایوب خالد کو صدمہ

حافظ محمد ایوب خالد سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع شیخوپورہ کے بڑے بھائی سیٹھ محمد یونس چھ سال کی علالت کے بعد 25/10/15 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! ان کی نماز جنازہ میں سیاسی رہنماؤں کے علاوہ مولانا عبدالحمید ہزاروی، مولانا محمد رفیق سلفی، مولانا محمد عمران عریف، مولانا عبداللہ شرچوری، حافظ محمد عباس شیخپوری، مولانا محمد اشرف ربانی، مولانا عبدالستار انجم ضلع سے دیگر جید علماء کرام شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

منجانب: حافظ محمد ایوب خالد زکیں جامعہ عمر بن الخطاب منڈی جھبراں ضلع شیخوپورہ

## سکیورٹی گارڈ محمد سرور کی والدہ کا انتقال!

مرکزی دفتر 106 راوی روڈ لاہور کے سکیورٹی گارڈ محمد سرور کی والدہ محترمہ 11 نومبر 2015ء کو انتقال کر گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں ملووال ضلع شیخوپورہ میں ادا کی گئی جس میں مولانا بابر فاروق رحیمی، مولانا عثمان شاہ، محمد عمران مجاہد دیگر احباب مکتب شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

دعا گو: چوہدری عبدالمنان دہلہ، چوہدری عبدالغفور دہلہ (سانگلہ) گزشتہ دنوں AYF کے کارکنان مولانا محمد اکرم راقم الحروف نے بستی کوٹ گجراں ملتان میں چوہدری بشیر احمد گجراں ڈی او ٹیلی فون کی اہلیہ محترمہ کی وفات خانیوال میں چوہدری عبدالغفور شاہد کے برادر اکبر چوہدری محمد سلطان کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور قاری سیف اللہ عابد سے جماعتی و تنظیمی امور پر گفتگو کی۔

رپورٹ: شفیق الرحمن، جنرل سیکرٹری AYF چک 36/10-R

دیارِ مغرب میں مسلمانوں کو درپیش مسائل  
اور ان کا شرعی حل  
**فتاویٰ صراطِ مستقیم**  
تالیف ڈاکٹر صہیب حسن

**خواتین جنت**  
اس کتاب کا مطالعہ  
عورتوں کی زندگی کا رخ بدل سکتا ہے  
تالیف مولانا عبدالمستوی رحمت

**فہم القرآن**  
آسان عربی کورس  
مرتب محمد اوزگزیب ہل

مکتبہ اسلامیہ  
جودے علم  
دوستی کا پیغام

لاہور ہادیہ حلیہ سینٹر غفرنی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
041-2631204 - 2641204 042-37244973 - 37232369  
0300-8631763 maktabaislamiaapk@gmail.com /maktabaislamia1

مکمل کاپتا مکمل کاپتا

**تبوک ٹریول اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ**  
جسٹس نمبر 5282  
حج و عمرہ سروسز میں بااعتماد نام  
عمرہ کی بکنگ جاری ہے  
2015-2016  
**حج و عمرہ سروسز**  
خوبصورت اور قریب ترین آرکنڈریشنڈ ہوٹل کی رہائش  
تیز ترین عمرہ ویزہ سروس / ملکی وغیرہ ملکی ایئر لائنز کے سستے ترین ٹکٹ  
دینی، ملائیشیا، سنگاپور، تھائی لینڈ اور چائینہ کے وزٹ ویزے  
مینجبر: حماد مدنی  
0333-4005913  
042-37428459  
0322-6662333  
0302-4580611  
حافظ عبدالحفیظ مدنی  
آفس نمبر 8 فرسٹ فلور، 25، ایمرار سینٹر ویدت روڈ لاہور  
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

**ضرورت امام و خادم**  
اسلام آباد کی مختلف مساجد اہل حدیث کے لیے  
دوامام حضرات کی ضرورت ہے جو نماز و حج گاہ کی امامت کے  
ساتھ ساتھ بچوں کی تدریس کا فریضہ انجام دے سکیں۔ نیز  
انہی مساجد کے لیے دو خادموں کی بھی ضرورت ہے۔  
خواہشمند درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں: 051-2106400

**دینی لٹریچر مفت حاصل کریں**  
صرف 20 روپے کے ٹکٹ بھجوا کر تو حید اور نماز کے  
موضوع پر لٹریچر مفت حاصل کریں مدارس کے لیے ٹکٹوں کے  
بغیر بھی بھجوا جائے گا۔..... مرزا آفتاب اقبال  
محمدی لاہوری احمدیٹ خورد ڈاکخانہ خورد ضلع جہلم

**جوہر نایاب**  
جدید طبی ریسرچ  
مالوس ہونا گناہ ہے۔  
بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ  
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک  
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے  
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ  
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔  
قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ  
0345-6213064

عمرہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش  
**گولڈن**  
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)  
ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، مائیک ہارٹیفڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔  
نام ہی کافی ہے  
مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔  
مساجد کے لئے خصوصی رعایت  
امپورٹڈ U.P.S  
دستیاب ہیں۔  
0300-6430739  
055-4213430  
چوک نیائیں نزد ڈسٹی کالج گوجرانوالہ

مساجد مدارس سکولوں اور گھروں میں قرآن مجید پڑھانے والے تمام حفظ و ناظرہ کے اساتذہ کرام کے لیے

# تربیتی ورکشاپ

## تربیتی عناوین

- 1 تدریس کے چند بنیادی اصول جن کا جاننا ہر استاذ کے لیے ضروری ہے۔
- 2 مکمل قاعدہ پڑھانے کا جدید اور منفرد طریقہ جس میں ہر تختی کے متعلق نئی معلومات اور نیا انداز۔
- 3 نیز مکمل قاعدہ بالا اختصار پڑھانے کا طریقہ۔
- 3 ناظرہ قرآن مجید حفاظ کی طرح روانی سے اور تھوڑے وقت میں پڑھانے کا جدید طریقہ۔
- 4 ناظرہ کے 100 سے زائد طلبہ کو صرف 40 منٹ میں سبق پڑھانے ہی نہیں بلکہ یاد کروانے کا جدید طریقہ۔
- 5 حفظ القرآن کے بچوں کو سبق یاد کروانے اور سننے کے 12 نکات۔
- 6 سبقی پارے کے متعلق بہترین اور جدید رہنمائی۔
- 7 حفاظ کی منزل سننے اور یاد کروانے کے 10 طریقے۔
- 8 استاذ پہلی بار کوئی کلاس پڑھانا شروع کرے تو کیسے کرے۔
- 9 استاذ اپنی عزت بچوں والدین اور انتظامیہ میں کیسے برقرار رکھ سکتا ہے۔
- 10 بچوں کی تربیت کے چند اسلوب۔ تجوید کے چند قواعد اور عملی مشق۔

ضلعی اور تحصیل سطح پر جو احباب درج بالا ورکشاپ کروانا چاہتے ہیں وہ ان نمبرز پر رابطہ کریں۔

0300-7104781 - 0300-7982977



قاری عبدالقیوم مدیر مرکز ابو بکر صدیقؓ 204/R.B کینال روڈ فیصل آباد

زیر نظامت

قاری

**عمر فاروق**

زیر امارت

مولانا

**احسان اللہ**

قلعہ دیدار سنگھ

**مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرانوالہ کے زیر اہتمام بعنوان**

ماہ اکتوبر 8 پروگرام ہوئے جو کہ حاضری اور تقاریر کے لیے انتہائی کامیاب رہے

ماہ نومبر میں ہونے والے ”ہُدٰی للنّاس“ عظمت صحابہ و اہلبیت پروگرامز

زیر قیادت

مولانا

**محمد اسماعیل مجاہد**

**عظمت صحابہ و اہلبیت ”ہُدٰی للنّاس“ پروگرام**

نومبر	کوٹ شہر ایچ	مولانا	محمد مشتاق	نومبر	نیر زوالہ	مولانا	احسان اللہ	نومبر	عبد الستار
20	حافظ	قاری	محمد مشتاق	28	نیر زوالہ	مولانا	احسان اللہ	28	عبد الستار
24	شریف قاسم رامدانی	قاری	عبد الشکور گوندوی	5	بھٹی سنگھ	مولانا	احسان اللہ	5	عمر فاروق

**منجانب**

**قاری شفیق الرحمن ربانی**

ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرانوالہ

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں

ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

**میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر**

**70010101053034**

**ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر**

**034575451199**

**شاختی کارڈ نمبر**

**35103-1466875-3**

**رابطہ نمبر**

**0345-7545119**

**0313-7545119**

**دکھی انسانیت کے نام**

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ غوثی بیچش ہوں اور کچے کباب روٹ بروٹ وغیرہ کھاتے جائیں اور پھر شفاء کی امید بھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تیرہ ایت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھاتے جائیں اور زلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! مکت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ ریاضت کے ساتھ ساتھ قلب و فکر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر مائل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیعہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں اور دوا ایوارڈ ایک کولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں غذا انخواہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفاء کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

ادویات	سرچکراتا	بہرہ و ہن	مرئی	کڑل پٹنا	دل کا دورہ	اماس	یورک ایڈ
عصابہ	خواب میں ڈرنا	بند زلہ	رعہ	کیرا	دل میں سوراخ	دائمی قرض	قالج
خشیت	سرام	نکیر	تلخ جنون	دمہ	دل کو ال بند ہونا	قوت	اعضاء لائن ہونا
سبات	حواس باختہ ہونا	مونہر سے بدبو	خاموش جنون	چپ دق	بھوک بند ہونا	ایڈینڈکس	امصالی کزوری
بے خوابی	سکتہ	رال بہنا	ٹینشن	ٹی بی	بھوک کی زیادتی	بھگد	ایڈوپرمیا
نسیان	ضعف بصر	گھٹت	دل ڈوبنا	بلڈ پریشر	السر	گیس	سدا جواتی



# جامع مسجد روضۃ الجنۃ مکی روڈ فیروز وٹوان

بیت القرآن

آغاز خطبہ  
12:30

## خطبہ جمعۃ الیاس

20  
نومبر کا  
2015

افتتاحی

ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف  
ایم اے عربی، اسلامیات، لٹریچر، تاریخ  
لاہور

# عبدالرحمن اشرف

محترم جناب

فضیلۃ الشیخ حفظہ اللہ  
ڈاکٹر حافظ  
ناظم تعلیمات  
مرکزی جمعیت اہل حدیث  
صوبہ پنجاب  
ان شاء اللہ  
ارشاد فرمائیں گے

خواتین کیلئے پردہ  
کا انتظام ہوگا

0300 وشعبہ نشر و اشاعت

4284591 مرکزی جمعیت اہل حدیث

تھانہ بھکھی فیروز وٹوان

محمد عمران مجاہد

اللہ تعالیٰ

# گروپ کیساتھ عمر ادا کیجئے 21 یوم

## 107000 روپے روانگی یکم جنوری 2016

### بجنگ شروع

فوری بجنگ کروائیں

بہترین ٹرانسپورٹ

قریب ترین ہاٹل



گورنمنٹ

منظور شدہ علاقہ بھر

کاسٹ پھلاد ادارہ جو

25 سال سے آپ کی خدمت میں مصروف عمل ہے

## تمام اسرلائٹر کی سستی ٹکٹوں کیلئے رابطہ کریں۔

زائرین حرمین کیلئے تحائف • معلوماتی کتب حج و عمرہ • ہینڈ بیگ • تسبیح طواف

برانچ آفس

0301 6837566  
0334 4356170  
قاری فاروق تبسم

0300 6596539  
حافظ عبدالسلام ٹائم شیڈیئر

0301 6814942  
محمد سعید احمد

زمیر سیرے ستر بالمقابل علی میرج ہاٹل کھڈیا خان

برانچ آفس

0333-0321 6662422  
محمد کبیر مدنی

میٹیاں ستر بالمقابل ایم سی بی بینک  
ستیانہ روڈ جمال فیصل آباد

041-8557315-16

ہیڈ آفس

0301 4968505  
0333 4194280  
0300 4236407  
انٹان لہریانی  
چانڈا ستر محمد نعیم  
چانڈا ستر احمد

بالمقابل یسٹریز ہینڈ ستر  
فاروق آباد

056 3877266





A product of **BMA** Pharma

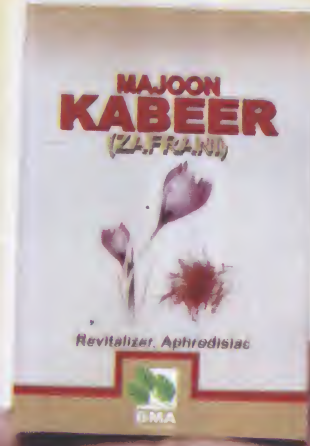
**BMA**  
Since 1952

# MAJOON KABEER (ZAFRANI)

معجون کبیر  
(زعفرانی)

لیجئے  
جسم میں تازگی و توانائی  
کی اک نئی لہر

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے  
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے  
مقوی اعصاب و اعضائے رئیسہ ہے  
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے  
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے  
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

Revitalizer, Aphrodisiac

**BMA** Pharma (Herbal)

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



**BMA**  
Since 1952



